



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلمی

مسک
الحیات
کادائی

لاہور
الحیات
کادائی

مرکزی جمعیت
الحیات
پاکستان
کارتھان

شماره: 47

یکم تا ۷ صفر ۱۴۳۵ھ — 6 تا 12 دسمبر 2013ء

جلد: 44

ماہِ صفر

کیا اس مہینہ میں
بلائیں نازل ہوتی ہیں؟

خود کش حملے امریکی جاہلیت اور
ڈرون حملوں کی پیداوار ہیں

مختار شفیق جعفری

علامہ اقبال کی شاعری میں سیرت صحابہ
کے تالیناک پہلوؤں کا تذکرہ!

قرآن و سنت
کی روشنی میں

- بیوی کو زد و کوب کرنا.....؟؟
- مسجد کو دوسری جگہ منتقل کرنا.....؟؟
- عرصہ دراز تک خاوند کا بیوی سے الگ رہنا.....؟؟

امن و استحکام اور ہماری ذمہ داریاں.....؟؟

حافظ عبدالحیہ رحمہ اللہ

درس حدیث

چار چیزوں سے اللہ کی پناہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یقول ((اللہم انی اعوذ بک من الاربع، من علم لا ینفع، ومن قلب لا یخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعاء لا یسمع)) (رواہ ابو داؤد و احمد وابن ماجہ)
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں: ایسا علم جو فائدہ نہ دے اور ایسا دل جس میں خوف خدا نہ ہو اور ایسا نفس جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسی دعا جو سنی نہ جائے۔“

انسان کو ہر وقت اللہ کی پناہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کی پناہ گاہ ایسی نہیں جس پر بھروسہ کیا جاسکے۔ وہی اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور انہیں ہر قسم کی پریشانی سے نجات دلاتا ہے۔ اللہ کی پناہ گاہ کے سوا کوئی محفوظ جگہ نہیں جہاں پر انسان اپنے نفس، شیطان اور عوام کے شر سے بچ سکے۔ اسی بنا پر حضور ہر معاملے میں اللہ کی پناہ کے طلبگار رہتے۔ حدیث میں مذکور چار ایسی چیزیں ہیں جن کا براہ راست انسان کی ذات سے تعلق ہے لہذا آپ ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے، ہمیں بھی ان چیزوں کے بارے میں اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ پہلی چیز علم ہے، علم کے ذریعے انسان اپنے مالک کو پہچانتا ہے۔ اچھے برے کی تمیز اسے حاصل ہوتی ہے۔ اگر علم حاصل کرنے کے باوجود یہ فوائد حاصل نہ ہو سکیں تو سمجھئے کہ وہ علم نفع بخش نہیں۔ لہذا ایسا علم جو آخرت کا فائدہ نہ دے اس سے اللہ کی پناہ۔ دوسری چیز ایسا دل جس میں خشیت الہی نہ ہو۔ دل انسانی جسم کا ایسا عضو ہے جس کے بارے میں رسول اکرم نے فرمایا: اگر یہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر یہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو وہ انسان کامیاب ہے۔ خوف الہی سے خالی دل انسان کو دنیا و مافیہا کی محبت میں الجھائے رکھتا ہے اور قیامت سے بے خوف کر دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان اللہ کا نافرمان بن جاتا ہے اس لئے آپ ایسے دل سے اللہ کی پناہ مانگتے جو خوف الہی سے خالی ہو۔ تیسری چیز وہ نفس ہے جو کبھی سیر نہیں ہوتا، ایسے انسان کا پیٹ بھر جاتا ہے مگر جی نہیں بھرتا۔ اسے ہر وقت یہی فکر ہوتی ہے کہ میرے پاس ایک گھر ہے میں ایک اور گھر بنا لوں، میرے پاس ایک ممبر زین ہے میں ایک اور حاصل کر لوں، اس طرح جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اس پر قناعت نہیں کرتا اور نہ ہی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے بلکہ خوب سے تری تلاش میں رہتا ہے۔ اس لئے ایسے دل سے اللہ کی پناہ مانگی جائے جو کبھی سیر نہیں ہوتا۔ چوتھی چیز وہ دعا ہے جو سنی نہیں جاتی۔ اللہ تعالیٰ اسی شخص کی دعا کو نہیں سنتا جس نے ظلم کیا ہو، اپنی روزی میں حلال حرام کی تمیز نہ کی ہو اور خود غرضی کی بنا پر کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہ دے ایسے شخص کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ ہم اللہ سے ان چاروں چیزوں سے پناہ مانگتے ہیں۔

درس قرآن

﴿وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾

”اور ہم صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔“

انسان کی سب سے بڑی ضرورتیں دو ہیں: ایک عبادت اور ایک استعانت۔ یعنی ایک تو یہ کہ وہ عبادت کرے تو کس کی، دوسری یہ کہ مدد مانگے تو کس سے.....؟
 انسان فطری طور پر اپنی طبیعت کے زیر اثر عبد پیدا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی جبین نیاز میں اپنے معبود برحق کے لئے سجدے تڑپتے ہی رہتے ہیں۔ شیطان اسے بہکا کر کبھی اس آستانے پر جھکا دیتا ہے اور کبھی دوسرے کا حلقہ غلامی اس کے کانوں میں ڈال دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢۙ بَعِيْدًاۙ اِنْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّا اِنَاثًاۙ وَاِنْ يَدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًاۙ﴾ (النساء: ۱۱۶-۱۱۷)
 ”اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ (فطرت کی راہ سے) بھٹک کر دور جا پڑا۔ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں تو عورتوں ہی کی اور پوجتے ہیں تو صرف سرکش شیطان ہی کو۔“

قرآن حکیم کہ کلام الہی ہے، فطرت کا رہنما اور ترجمان انسان کو سکھاتا ہے کہ کہو ایاک نعبد۔ اے اللہ! ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔

انسان کی دوسری ضرورت ہے استعانت یعنی وہ مدد مانگے تو کس سے دست دعا دراز کرے تو کس کے آگے؟ اس لئے کہ انسان کمزور پیدا ہوا ہے۔ ﴿وخلق الانسان ضعیفا﴾ قوت حاصل کرے تو کس سے۔ یہ دن رات گناہ کرتا ہے اور استغفار کرے تو کس سے؟ ایک ہی آواز ہے، قرآن فرماتا ہے:

﴿اِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غٰلِبَ لَكُمْۚ وَاِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ يَنْصُرُكُمْ﴾ (آل عمران: ۱۶۰)

”اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہی تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو اس کے سوا کون ہے جو تمہاری نصرت کرے۔“

﴿قُلْ يَاۤ اَعْبَادِیۡ اَسْرِفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمۡ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاۚ اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

”اے رسول! میری طرف سے لوگوں کو (کہہ دو) اے مرے بندو! جنہوں نے میری نافرمانی کر کے خود پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ اللہ تو سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

مسئلہ کشمیر

دنیا جانتی ہے کہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی ہندو کی چالاکی اور انگریز کی مکاری سے ریڈ کلف نے کشمیر کا مسئلہ پیدا کر دیا تھا۔ حالانکہ تقسیم ہند کے اصول کے مطابق جموں و کشمیر، جونا گڑھ اور منادوار کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہونا ضروری تھا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ جب تک یہ مسئلہ کشمیری عوام کی رائے کے مطابق حل نہیں ہوتا، پاکستان نظر باتی اور جغرافیائی طور پر تشنہ تکمیل رہے گا۔ دراصل ۱۹۴۹ء میں اقوام متحدہ نے یہ قرارداد منظور کی تھی جس کی رو سے ریاست جموں و کشمیر کے بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا مسئلہ جمہوری طریقے سے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طور پر اقوام متحدہ کی زیر نگرانی منعقد ہونے والی رائے شماری کے ذریعے طے کیا جائے گا۔ چنانچہ بھارت کے اس وقت کے وزیراعظم جواہر لعل نہرو نے دنیا کے سامنے اس کی تصدیق کی کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر کے لوگ کریں گے، پھر انہوں نے ۲۶ جنوری ۱۹۵۲ء کو بھارتی پارلیمنٹ میں بھی اس کا اعادہ کیا کہ ہم کشمیری عوام کے فیصلے کے پابند ہونگے۔ ان کے کئی سال بعد بھارتی حکمرانوں نے ”کشمیر بھارت کا اوٹ انگ“ کی رٹ لگانا شروع کر دی۔ مگر پاکستان کی جمہوری حکومتوں نے ہر فورم پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی حمایت کی اور بھارت کے موقف کی تردید کر کے کشمیری مسلمانوں کے موقف کی بھرپور حمایت جاری رکھی۔ اسے شرمی قسمت ہی کہیے کہ امر مشرف کے دور میں ہماری کشمیر پالیسی تضاد کا شکار رہی اور اقوام متحدہ کی قراردادوں سے بھی لاطعلق کا اظہار کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ We don't Claim Kashmir ”کہ ہم کشمیر کا کلیم نہیں کرتے۔“ امر مشرف نے یہ بھی کہا کہ ”کشمیر بنے گا پاکستان“ ہمارا نعرہ نہیں کشمیریوں کا ہے۔ ہم نے کشمیر کو اوٹ انگ قرار نہیں دیا وہ تو متنازعہ ہے۔ زرداری دور حکومت میں بھی مشرف کی بنائی پالیسیوں پر عمل ہوتا رہا۔

اب موجودہ حکمرانوں کو یہ بات فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ کشمیر قانونی، اخلاقی، تاریخی اور جغرافیائی طور پر بھارت کا نہیں، پاکستان کا حصہ ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ دفاعی، معاشی اور سیاسی طور پر پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے کہا تھا کہ ”کشمیر پاکستان کی ہبہ رگ ہے۔“ اس لئے کہ پاکستان کے تمام دریاؤں کے منابع کشمیر میں ہیں۔ لیکن بھارت نے ہٹ دھرمی سے دریاؤں پر کنٹرول کر کے ڈیم بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ سندھ طاس معاہدے کی رو سے سندھ، چناب اور جہلم کے دریاؤں پر پاکستان کا پورا حق ہے۔ اس وقت جہلم اور چناب خشک ہو چکے ہیں۔ اگر پاکستان نے اپنا حق لینے کے لئے کوئی مؤثر اقدام نہ کیا تو چند سال میں پاکستان صحرا بن جائے گا اور آئندہ جنگ، پانی کے مسئلہ پر ہوگی۔

کشمیری حریت پسند آج بھی مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی درندہ صفت فوج سے برسرِ پیکار ہیں۔ اس راہ میں کشمیری مسلمان، دار و رسن، بے پناہ مظالم اور جلا وطنی کی مشکلات برداشت کر رہے ہیں۔ امریکہ یوں تو ہمارے بہت سے مسائل میں دخل ہو چکا ہے۔ حکومت بھی اس کے بغیر کوئی مؤثر اقدام کرنے میں بے بس ہے۔ مگر کشمیر کے مسئلہ میں امریکہ کوئی کردار ادا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے باوجود پوری قوم مسئلہ کشمیر پر متحد ہے اور ہماری رائے میں بدلتی دنیا کے جمہوری تقاضوں کے مطابق کشمیر کی آزادی کو ٹالنا نہیں جاسکتا۔ لہذا عالمی رائے عامہ کو بھی اپنی بے حس ترک کرنا ہوگی اور ہمیں بھی یہ عہد کرنا ہوگا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پامال نہیں ہونے دیں گے اور اپنے کشمیری بھائیوں کی سفارشی، اخلاقی، سیاسی اور باہمی ہمدردی کی بنیاد پر بھرپور مدد کریں گے۔ اللہ پاک، کشمیری بھائیوں کی جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے تاکہ وہ پاکستانی عوام کے ساتھ آزادی کی زندگی بسر کر سکیں۔ آخر میں ہم کشمیر کے بارے میں علامہ اقبال کے چند اشعار پر بات ختم کرتے ہیں۔

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
کل جسے اہل نظر کہتے تھے ایران صغیر
سینہ افلاک سے اٹھتی ہے آہ سوز ناک
مرد حق ہوتا ہے جب مرعوب سلطان و امیر
کہہ رہا ہے داستان بیدردی ایام کی
کوہ کے دامن میں وہ غم خانہ دہقان پیر
آہ! یہ قوم نجیب و چہب دست و تر دماغ
ہے کہاں روزِ مکافات اے خدائے دیرگیر؟

بشیر الانصاری

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 امن و استحکام کی اہمیت (خلیفہ حرم)
- 9 ذکر صحابہ..... کلام اقبال میں
- 12 ماہ صفر اور بدھ گونیاں
- 15 آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک
- 16 یادِ رمضان (مولانا عبدالغفور اثری)
- 18 طب و صحت
- 19 طلبہ کنونشن (رپورٹ)
- 20 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈریس کے نام
اور پتیل زرینگر کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ قتی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بیل اشتراک

- سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ دی بی 535/- روپے
بیرونی ممالک سے 5500/- روپے
نی پرچہ 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
کے لئے ”بشیر پرنٹ ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدہ
لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

خودکش حملے امریکی جارحیت اور ڈرون حملوں کی پیداوار ہیں۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

امریکا افغانستان میں شکست کھا چکا ہے وہ ہمیں افغانستان سے لڑا کر واپس جانا چاہتا ہے۔

حکومت بنیاد بنیادی انسانی حقوق کمیشن کی توجہ ڈرون حملوں کی روک تھام کی جانب مبذول فرمے۔

لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عالم اسلام کی واحد ایٹمی طاقت کی بے بسی افسوسناک ہے۔ نائن لیون سے قبل پاکستان میں کوئی خودکش حملہ نہ تھا، یہ سب امریکا کی افغانستان پر جارحیت اور ڈرون حملوں کی پیداوار ہے۔ آج امریکا افغانستان سے نکل جائے اور قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے بند ہو جائیں تو خودکش حملے خود بخود ختم ہو جائیں گے اور ملک امن و امان کا گہوارہ بن جائے گا۔ سعودی عرب کے دورے سے واپسی پر ایئر پورٹ پر میڈیا اور کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ڈرون حملوں کی وجہ سے پاک امریکا تعلقات مزید پیچیدہ ہو رہے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ جیو بنیادی انسانی حقوق کمیشن کی توجہ بھی ڈرون حملوں کے انسداد اور روک تھام کی جانب مبذول کرائے۔ قومی سلامتی اور خود مختاری کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ نیو سپلائی کی بندش ایک احتجاج ہے کہ مگر سوال یہ ہے کہ اگر پھر بھی حملے بند نہیں ہوتے تو پھر کیا ہوگا۔ پوری قوم اس وقت تشویش میں مبتلا ہے۔ امریکا افغانستان میں شکست کھا چکا ہے، اب ہمیں افغانستان سے لڑا کر واپس جانا چاہتا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ جس وقت ہم امریکی امداد کو مسترد کریں گے اسی وقت ہماری معیشت ٹھیک ہونا شروع ہو جائے گی۔ دیانندار قیادت اور اسلامی نظام ہی پاکستانی معیشت کو اپنے قدموں پر کھڑا کر سکتا ہے۔ (روزنامہ ”دن“ لاہور)

نعت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

زباں پر یا الہی میرے کس ہستی کا نام آیا
وہی ہیں مصطفیٰ و مجتبیٰ ساری خلایق میں
فلک سے تاز میں برکت کی بارش ہوئی ایسی
عطا ان کو فصاحت کا ہوا وہ معجزہ ایسا
اڑائے پر خچے اس نے سبھی باطل نظاموں کے
ضلالت دم دبا بھاگی منور ہو گیا عالم
چھڑا ڈالے تھے چھلکے کفر کے پھر برسر میدان
ہوئے سیراب تشنہ لب بہا چشمہ طیبہ جب
بلایا آسمانوں پر بڑھایا مرتبہ ان کا
سنا مژدہ گنہگاروں نے ان کی جاں میں جاں آئی

وہی جن پر فلک سے قدسیوں کا بھی سلام آیا
بطرف رحمۃ للعالمین رب کا کلام آیا
حیات نو کا سرتا سر وہ بن کر اک پیام آیا
مقدر میں کسی کے بھی نہیں ایسا مقام آیا
لئے دامن میں اپنے ایسا وہ حق کا نظام آیا
ہدایت کا وہ مہر تاباں جب بالائے بام آیا
لئے ہاتھوں میں جب اپنے وہ تیغ بے نیام آیا
مرے آقا کے ہاتھوں میں گویا کوثر کا جام آیا
عطا تحفہ نمازوں کا کیا رب کا سلام آیا
شفاعت عاصیوں کی کرنے کو خیر الانام آیا

تری خوش بختیوں کا کیا ٹھکانا عاصم احقر
ثا خوانوں میں ان کے دیکھ لے تیرا بھی نام آیا

کاش فکر جناب مولانا عبدالرحمان عاصم ایم۔ اے بی ایڈ

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الاحمد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیدال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

ایک مسجد کو دوسری جگہ منتقل کرنا

سوال

میں ہسپتال میں بطور منتظم تعینات ہوں، ملازمین نے اپنی سہولت کیلئے مین گیٹ کے سامنے ایک کمرہ برائے ادائیگی نماز تعمیر کیا۔ اب ہم ایک وسیع جگہ پر برب سڑک مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں، اب وہ کمرہ جو ادائیگی نماز کی غرض سے تعمیر کیا تھا، اسے منہدم کیا جاسکتا ہے یا نہیں، کتاب و سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟

جواب

① رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے، جہاں بھی دوران سفر نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز ادا کر لی جائے۔ (بخاری، التیمم: ۳۳۵)
اس حدیث کے مطابق تمام روئے زمین کو حکمی طور پر مسجد قرار دیا گیا ہے، اس کے وہ احکام نہیں جو عام مساجد کے ہوتے ہیں۔
② ایک مسجد وہ ہوتی ہے جو گھر کے کسی کو نے یا زرعی زمین کے کسی حصہ کو سہولت کے پیش نظر مسجد قرار دے لیا جاتا ہے جیسا کہ ایک صحابی رسول ﷺ نے اپنے گھر کے ایک کونے کو نماز پڑھنے کیلئے مسجد قرار دے لیا تھا۔ (بخاری، الاصلوۃ: ۴۲۵) اس قسم کی مساجد کو بھی گھر یا زمین کا مالک جب چاہے ختم کر سکتا ہے اور اسے اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔
③ وہ مساجد جن میں اذان و جماعت اور جمعہ کا اہتمام ہوتا ہے اور اس کی زمین بھی باقاعدہ وقف ہوتی ہے۔ اس قسم کی مساجد میں بیع، وراثت اور ہبہ نہیں چل سکتا۔ نیز یہ مساجد بھی جب آبادی کے اٹھ جانے سے ویران یا بے آباد ہو جائیں یا اس سے وہ مقاصد پورے نہ ہو رہے ہوں جو تعمیر مسجد کے پیش نظر ہوتے ہیں تو ایسے حالات میں اس مسجد کو دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں پہلی مسجد کے ساز و سامان کو دوسری مسجد میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

امام ابن تیمیہؒ نے اس کے متعلق بڑی تفصیل سے گفتگو کی ہے، آپ فرماتے ہیں: وقف، جب وقف رہے تو دوجہ سے اس میں تبدیلی کی جاسکتی ہے:
① کسی اہم ضرورت کے پیش نظر اسے ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی ایک مسجد کو دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۲۱۶ ج ۳۱)

② کسی خاص مصلحت کی بناء پر اسے تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شارع عام تنگ ہونے کی وجہ سے مسجد کا کچھ حصہ راستہ میں شامل کر دیا تھا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۲۱۶ ج ۳۱)

صورت مسئلہ میں مسجد کی دوسری قسم معلوم ہوتی ہے، اسے انتظامیہ جب چاہے تبدیل کر سکتی ہے اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ اگر تیسری قسم ہو تو بھی اس میں تبدیلی کی گنجائش موجود ہے، خاص طور پر جب مرئیضوں کے آنے جانے میں وہ رکاوٹ کا باعث ہو۔ بہتر ہے کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل کیا جائے تاکہ وہاں کوئی فتنہ و فساد کھڑا نہ ہو۔ (واللہ اعلم)

عرصہ دراز تک خاوند کا بیوی سے الگ رہنا

سوال

میرا خاوند بیرون ملک گیا، وہ میرا اور اپنے بچوں کا خرچہ بھی نہیں بھیجتا، کیا مدت دراز تک الگ رہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا طلاق دینے سے ہی علیحدگی ہوگی؟ کتاب و سنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟

جواب

شرعی شروط کے ساتھ جب عقد نکاح ہو جائے تو وہ نکاح صحیح ہے اور اپنی اصل پر باقی رہتا ہے خواہ میاں بیوی کے درمیان عرصہ دراز تک علیحدگی رہے۔ شرعی طور پر چار صورتوں میں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی ہوتی ہے جو حسب ذیل ہیں:

① طلاق: جب خاوند بقائے ہوش و حواس طلاق دے دے اور عدت گزر جائے تو نکاح ختم ہو جاتا ہے، اس طرح دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔

② وفات: جب خاوند فوت ہو جائے تو بھی عدت وفات گزرنے کے بعد بیوی کو عقد ثانی کرنے کی اجازت ہے۔

③ خلع: جب بیوی خاوند سے تنگ ہو اور خاوند اسے طلاق نہ دیتا ہو تو خلع کے ذریعے علیحدگی عمل میں آسکتی ہے، ایک حیض عدت گزارنے کے بعد عورت آگے نکاح کر سکتی ہے۔

④ لعان: جب خاوند بیوی پر تہمت لگاتا ہے لیکن اس کے پاس گواہ وغیرہ نہیں ہیں تو لعان کہا جاتا ہے جسکی تفصیل سورۃ النور (آیت نمبر ۶-۹) میں ہے۔ لعان کے بعد بھی ہمیشہ کیلئے علیحدگی عمل میں آجاتی ہے۔

صورت مسئلہ میں اگرچہ خاوند مدت دراز تک بیوی سے الگ رہا ہے اور خرچہ وغیرہ بھی نہیں دیتا تاہم اس سے طلاق یا علیحدگی نہیں ہوگی۔ البتہ عورت عدالت کی طرف رجوع کر کے اپنا معاملہ حل کر سکتی ہے، صرف علیحدہ رہنے سے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی نہیں ہوگی۔ (واللہ اعلم)

بیوی کا ہاتھ پکڑ کر بازار جانا

سوال

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ میاں بیوی جب بازار جاتے ہیں تو انہوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوتا ہے، کیا برسر عام بیوی کا ہاتھ پکڑ کر چلنا جائز ہے؟

جواب

میاں بیوی کا بازار میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر گھومنا پھرنا انسانی وقار کے خلاف اور لوگوں کے سامنے بے شرمی اور بے حیائی کا اظہار ہے۔ اسلامی تہذیب میں ایسا کرنا درست نہیں بلکہ یہ مغربی تہذیب ہے کہ وہ برسر عام ایک دوسرے کو بوس و کنار کرتے ہیں جبکہ اسلام اسے بے حیائی اور بے شرمی قرار دیتا ہے۔ محبت کے اظہار کیلئے اور بہت سے طریقے ہیں، جب انہیں خلوت ملے تو محبت کا اس انداز سے اظہار سے کیا جاسکتا ہے۔

ہاں اگر عورت بیمار یا ناتینا ہے تو اس کا ہاتھ پکڑا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بوقت ضرورت بیوی اپنے خاوند کا ہاتھ بھی پکڑ سکتی ہے لیکن اظہار محبت کیلئے برسر عام ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلنا انسانی شرف و وقار اور اسلامی روایات کے خلاف ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

بیوی کو زود کو ب کرنا

سوال

میرا خاوند بہت سخت مزاج ہے وہ معمولی معمولی بات پر مجھے پینتا ہے اور گالی گلوچ سے میری تذلیل کرتا رہتا ہے، ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاوند کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ احسان کرے اور اس کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے، حتیٰ کہ اگر دلی محبت نہیں تو بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ان عورتوں کے ساتھ اچھے انداز میں بود و باش اختیار کرو، اگر تم ان میں کوئی ناگواری محسوس کرو تو بھی اچھا برتاؤ کرو، ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو لیکن اللہ تعالیٰ اس میں بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔“ (النساء: ۱۹)

رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بہتر قرار دیا جو اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے سب سے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کیلئے تم میں سب سے زیادہ بہتر ہوں۔“ (ترمذی، النکاح: ۳۸۹۵)

ہاں اگر بیوی سرکشی کرتی ہے اور بات بات پر خاوند کی مخالفت کو اپنا وظیفہ بنا لیا ہے تو اس صورت میں اسے تین طریقے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے:

☆ وعظ و نصیحت ☆ بستر سے علیحدگی ☆ ہلکی پھلکی مار۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے تم انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو نیز انہیں مار کی سزا دو۔“

(النساء: ۳۴)

اس آیت کریمہ میں مار اور زود کو ب کو آخر میں بیان کیا ہے۔ حدیث میں اس کی بھی وضاحت ہے کہ وہ شدید قسم کی مار نہ ہو جس سے اسے زخم یا پھر ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ ہو۔ بہر حال صورت مسئلہ میں خاوند کا رویہ انتہائی قابل مذمت ہے، اسے احسن انداز سے سمجھانا چاہیے اور بیوی کو چاہیے کہ وہ صبر کرے اور اللہ سے دعا کرتی رہے، اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا، انتہائی مہربان ہے۔

امام مسجد الحرام
ذکر فیض الشیخ
صالح بن حمید

امن واستحکام کی اہمیت

جناب حافظ عبدالحمید ازہر

نظرانی

جناب حافظ محمد سرور

ترجمہ

”اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔“

جو نعمت ہمارے سامنے ہے اور جس کیلئے ہم تمام اہل اسلام سراپا شکر ہیں، وہ حرمین شریفین کے اس خطے پر ہونے والی توحید، نفاذ شریعت، وحدت اور امن و خوشحالی کی فراوانی کی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیاسی انقلابات، خانہ جنگیوں اور گروہی تعصبات سے بچائے رکھے۔ آمین!

امام سعود اور ان کے رفقاء اس خطے پر خوش بختی کا ستارہ بن کر طلوع ہوئے، انہیں اللہ نے توفیق و اعانت سے نوازا، انہوں نے امت کو متحد کیا، امن و امان کی فراوانی قائم کی اور شریعت کو نافذ کیا۔ چنانچہ ان کا زمانہ اس خطے کی تاریخ کا انقلابی زمانہ تھا جس سے اس کی حالت یکسر پلٹ گئی اور یہ خطہ تباہ کن انتشار، بربادی، جہالت اور مہلک خوف کی مصیبتوں سے نکل کر امن و استحکام، اتحاد، تنظیم، توحید، اطمینان، علم، صحت اور سلامتی فکر و تمدن کی نعمتوں میں آ گیا جو کہ اللہ ہی کا کرم اور احسان ہے۔

یاد کرو اور شکر کرو کہ تمہارا یہ ملک انسانوں کی درندگی اور سیاسی و تاریخی اعتبار سے انتشار کی آماجگاہ تھا، یہ خطہ تاریخ و تمدن سے الگ تھلک آباد تھا، پھر یہی خطہ بیت الحرام اور مسلمانوں کا گھر بن گیا اور اس کا مرتبہ اتنا بلند ہوا کہ امن و اطمینان کی فراوانی کے اعتبار سے یہ بڑی سلطنتوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو گیا۔ ایک ایسا وطن جو تاریخ میں آباد ہے اور جس میں تاریخ بستی ہے۔

برادران ایمان! امن کے فضائل وہی جانتا ہے جو خوف، دہشت، انتشار اور غریب الوطنی کی آگ میں جھلسا ہو۔ آس پاس کی آبادیوں سے اس شخص سے پوچھو جو اپنے دیس سے اور اپنے اہل و عیال سے دور ہے، اور اس شخص سے دریافت کرو جو دوسروں کے ہاں پناہ گزین ہے اور شکر و بصیرت کی آنکھ سے وہ بھی دیکھ لو جو ذرائع ابلاغ

خوشحالی، سلامتی، اطمینان اور ہمارے مسلمان بھائیوں اور پوری دنیا کیلئے برکت والا سال بنا دے۔

برادران ایمان! اس طرح کے موقع پر سب سے بڑی بات جسے یاد رکھنا ضروری ہے، وہ نعمتوں کا شکر اور حالات سے عبرت پکڑنا ہے۔ شکر ہی سے نعمتوں کو پائیداری ملتی ہے اور نعمتوں کے شکر کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں اللہ کی فرمانبرداری میں لگایا جائے۔

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ (ابراہیم: ۷)
”یاد رکھو، تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔“

اللہ کسی قوم سے امن و امان اور خوشحالی بھی سلب کرتا ہے، جب وہ اللہ کی نعمتوں کا کفران کرنے لگے۔
﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ (النحل: ۱۱۲)

”اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے وہ امن و اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر طرف سے اس کو با فراغت رزق پہنچ رہا تھا کہ اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کر دی۔ تب اللہ نے اس کے باشندوں کو اُن کے کرتوتوں کا یہ مزا چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں ان پر چھا گئیں۔“

نعمتوں کے شکر کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ انہیں یاد رکھا جائے اور ایک دوسرے کو ان کی یاد دلائی جائے۔ حدیث میں آتا ہے۔ ”نعمتوں کا تذکرہ کرنا بھی شکر ہے۔“ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”نعمتوں کو یاد رکھا کرو کہ ان کا یاد رکھنا بھی شکر ہے۔“

اس سے بھی بڑھ کر اللہ کا یہ سچا اور بلیغ فرمان ہے:
﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ: ۱۱)

حمد و ثناء کے بعد:

لوگو! میں تمہیں اور اپنی ذات کو اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں، چنانچہ رحمت الہی کے آرزو مندو! تقویٰ اپناؤ، جو شخص دنیا کے انجام پر غور کر لیتا ہے، وہ دامن بچاتا ہے اور جو کوئی راستے کی طوالت کا احساس کرے، وہ سفر کی تیاری میں مشغول ہو جاتا ہے۔

سب سے بڑی باعث تعجب بات فریب خوردگی پر خوشی منانا اور کھیل کود میں کھو جانا ہے۔ قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنی ذات کی پاسبانی سے غافل ہو کر لذتوں میں منہمک ہو جائے اور اپنے نفس کی لگام اپنی خواہشات اور رغبتوں کو سونپ دے۔

کتنی ہی پریشانیاں ہیں جو امن و سکون کی تمہید ہوتی ہیں اور کتنی ہی جلد بازیاں مزید تاخیر کا سبب بنتی ہیں۔ جو شخص پرہیز گاری کی درانتی سے گناہوں کی فصل کاٹے، اسے استقامت کی خوبی میسر آ جاتی ہے۔ اسی طرح جو شخص فضول گوئی کو خاموشی کی چھری سے قطع کرے، وہ راحت قلب اور عزت پاتا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾

(فاطر: ۵-۶)

”لوگو، اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے، لہذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔ درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لیے بلارہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔“ مسلمانو! اسلامی سال کے آغاز کے موقع پر میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ اس سال کو خیر، امن و امان،

جائے اور بوقت ضرورت ان کی اعانت کی جائے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے: ”ایک مسلم کا دل تین چیزوں میں خیانت نہیں کر سکتا: عمل کو خالص اللہ کیلئے کرتا، حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت سے چٹے رہنا۔“ (احمد)

برادران گرامی! استحکام، امن اور نظم معیشت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ذمہ داران نعمتوں اور آسائشوں کی حفاظت کیلئے اپنی ذمہ داری ادا کرے کیونکہ وطن سب کا ہے، امن سب کیلئے یکساں نعمت ہے اور ان سب کی حفاظت ہر شخص کی ذمہ داری ہے خواہ فرمانروا ہو، یا تاجر یا معلم یا مفکر یا کوئی صحافی۔

سب کے علم میں ہے کہ اتحاد و امن کی بربادی اور نعمتوں کی لوٹ کھسوٹ کی کچھ کوششیں جنم پا رہی ہیں۔ اس کی وجہ ان کے نفوس کا وہ حسد ہے جو انہیں اتحاد اور دین و دنیا، مال، اہل و عیال اور عزت کی حفاظت جیسی نعمتیں برداشت نہیں کرنے دیتا حالانکہ یہ عظیم نعمتیں ہیں جو کم ہی کسی معاشرے کو میسر ہیں۔

اہل دانش یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک ایسا بیدار معاشرہ جو تعمیر کا مطلب جانتا ہے اور اپنی حفاظت کیلئے ایک امانت دار اور مخلص پہرے دار کی طرح اپنا فریضہ سر انجام دیتا ہے، وہاں ایک تخریب کار کیلئے کوئی جگہ نہیں۔

سچا اور مخلص مومن وہی ہے جو اپنے ملک اور اہل و عیال کے بارے میں غیرت مند ہو، جس کی باتیں کم لیکن عمل زیادہ ہو، ایک ہاتھ حفاظت میں مشغول ہو اور دوسرا تعمیر میں، جو انتشار و اضطراب سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی متنبہ کرے، دشمن کی چالوں سے خبردار ہو اور اس کے ساتھ ساتھ محبت، عمل، جدوجہد، ذمہ داری اور فتنوں کو روکنے میں ایک مثالی حیثیت رکھتا ہو۔

کوئی بھی محبت وطن اور مخلص شخص برداشت نہیں کرتا کہ کوئی آدمی اس کے ملک کو گرانے یا اس کی اقدار اور نظریات پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے یا انتشار پھیلائے یا ایسے شخص کا ساتھ دے جو امن و استحکام کی بربادی پر تلا ہوا ہو۔

اس لئے یاد رکھو کہ امن ہی رگ حیات ہے۔ اگر بستیاں اور آبادیاں ہی محفوظ نہ ہوں تو نہ اٹائے محفوظ رہ سکتے ہیں اور نہ افراد۔ امن ہی کے سائے میں کھانا اچھا

نہ ہم سے عہد و پیمان لیا کہ خوشی ہو یا ناخوشی اور تنگی ہو یا آسانی، ہم حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور ہم حکومت کے معاملے میں اس کے اہل لوگوں سے نہیں الجھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”سوئے اس صورت کے کہ تم کوئی واضح کفر دیکھو جس کے بارے میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی برہان ہو۔“

حضرت واکل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ہم پر ایسے لوگ حکمران ہوں جو ہمارا حق ادا نہ کریں لیکن ہم سے اپنے حق کا تقاضا کریں تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سنو اور اطاعت کرو، وہ اپنے اعمال کے جوابدہ ہیں اور تم اپنے اعمال کے۔“ (مسلم)

حافظ ابن رجب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مسلمانوں کے ذمہ داران کی بات سن کر مان لینے ہی میں دنیا کی کامرانی ہے۔ اسی سے بندوں کے تمام امور منظم ہو کر سدھار کی جانب چلتے ہیں اور اسی کے ذریعے انہیں اپنے دین کے اظہار اور اپنے پروردگار کی فرمانبرداری پر مدد ملتی ہے۔“

عمال حکومت کی فرمانبرداری سے امت اور ملک کے امور منظم ہو جاتے ہیں، اتحاد پیدا ہوتا ہے، اسی سے افراد اور خطوں کو قرار ملتا ہے، افراد کا باہمی تعلق مضبوط ہوتا ہے، ہیبت قائم رہتی ہے اور لوگ عبادت و عمل اور تعمیر و اصلاح کیلئے آزاد ہوتے ہیں۔

اے اہل اسلام! فرمانبرداری پر کاربند رہنا نصیحت سے مانع نہیں بشرطیکہ اس کا مقصد حق پر اعانت اور بندوں کے حقوق و ضروریات کی یاد دہانی ہو اور فرمانرواؤں کی اصلاح کا، امت کو ان کے ذریعے جمع کرنے کا اور انکی فرمانبرداری کا جذبہ کارفرما ہو، کیونکہ ان کی فرمانبرداری اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا الْأَمْرَ مِنْكُمْ﴾ (النساء: ۵۹)
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔“

اور ان کے ذریعے امت میں تفریق ڈالنے کو ناپسند جانا جائے، اللہ کی فرمانبرداری میں ان کی عزت کی

تمہیں براہ راست اور مسلسل دکھا رہے ہیں۔

تمہارے آس پاس ایک ایسی دنیا آباد ہے جو فتنوں، جنگوں، قحط سالیوں اور پریشانیوں میں پس رہی ہے۔ انہیں خوف، فاقہ کشی، ناامیدی اور پریشانی گھیرے ہوئے ہیں۔ لوٹ مار اور انتشار کے ڈراؤنے جنگل کا سا عالم ہے۔ اندھے فتنوں اور برائیوں کے انتشار کا یہ عالم ہے کہ خون بہائے جا رہے ہیں اور گردنیں اتاری جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے، ان پر رحم کرے اور انہیں امن، استحکام اور خوشحالی کی نعمتیں دوبارہ عطا فرمائے۔ احباب گرامی! یہ بھی شکر ہی کی ایک شکل ہے کہ ہم کچھ دیر اپنے اس امن و استحکام کے اسباب کا تذکرہ کر لیں۔ استقرار کا اولین اور بنیادی عنصر اللہ پر ایمان، اس پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ (الانعام: ۸۲)
”حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔“

ایمان کے نمایاں ترین مظاہر میں شریعت الہیہ کا نفاذ، اس کے مقاصد کی پاسبانی، اس کی حدود کا قیام، سلف صالحین کے منہج کا التزام، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر شامل ہیں۔

اسی طرح ایمان کا تقاضا ہے کہ انسانی حقوق اور تہذیب کے نام سے شریعت کے نفاذ پر جو شکوک و شبہات اٹھائے جاتے ہیں، انہیں کوئی اہمیت نہ دی جائے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ کون ہے جو انسانی حقوق کو برباد کرتا ہے اور پھر ان پر ٹسوے بہاتا ہے؟

اللہ کی شریعت کا قیام ہی وہ بنیاد ہے جس پر حرمین شریفین کے اس خطے کا نظام قائم ہے جو مسلمانوں کے مقدس مقامات کا گہوارہ ہے۔ اللہ کی شریعت ہی ہے جو اس ملک کے امن اور خوشحالی کی ضامن ہے۔

اسی طرح اللہ کے بندو! اللہ کی نافرمانی کے علاوہ دیگر تمام امور میں حکم سن کر اس کی بجا آوری کرنا بھی امن و استقرار کا ایک اہم عنصر ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دعوت دی اور ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ چنانچہ آپ ﷺ

لگتا ہے، نیند مزا دیتی ہے اور مسلمان کو عبادت میں حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جو شخص اس حال میں صبح کر لے کہ وہ اپنے گھر میں امن و امان سے ہو، اس کا بدن صحتمند ہو اور اس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو تو گویا کہ اسے دنیا کی ساری نعمتیں میسر آ گئیں۔“ (ترمذی)

خبردار! ایسا نہ ہو کہ کسی کی یادداشت کھو جائے اور جب اسے افادہ ہو تو فرصت ختم ہو چکی ہو اور ندامت کا فائدہ نہ رہے۔ نعمت تا دیر حاصل رہے تو کبھی کبھی اس کا احساس نہیں رہتا۔ اپنے ان پڑوسیوں کی طرف دیکھو جو امن و استحکام سے محروم ہیں۔ وہ اب اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹنے کی حسرت رکھتے ہیں اور تم یہ تو جانتے ہو کہ فتنوں کو دور کرنے کی بہ نسبت ان سے دور رہنا آسان ہے۔

اس لئے اللہ کے بندے! اللہ کی نعمتوں کی قدر کر۔ جب تو دن اس حالت میں گزار لے کہ تیرا دین، بدن، مال اور اہل و عیال محفوظ ہوں تو کثرت سے اللہ کا شکر کر۔ کتنے ہی لوگ ہیں جن کا دین سلب ہو چکا ہے، اختیار چھین لیا گیا ہے، غزتیں برباد کر دی گئی ہیں اور جو بالکل بے دست و پا کر دیئے گئے ہیں جبکہ تمہیں امن، عزت اور عافیت سب کچھ میسر ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والے اور ان کی قدر کرنے والے بنا دے اور اے بے پناہ فضل و کرم والے! ہمیں مکمل طور پر ان نعمتوں سے بہرہ مند فرما۔ اور اے اللہ! مسلمانوں کے تمام خطوں کی حفاظت فرما اور اے دعائیں سننے والے! انہیں ان کے گھروں میں، ملکوں میں اور اہل و عیال میں امن عطا فرما۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، احباب گرامی!

استحکام کا ایک عنصر سچی صحافت ہے جو جھوٹ اور دہشت پھیلانے، حقائق کو بگاڑنے، واقعات کو منسوخ کرنے اور لوگوں کو دھوکا دینے سے کوسوں دور ہو، کیونکہ صحافت یا تو باعث تعمیر ہوتی ہے یا باعث تخریب اور جو چیز اس سے محفوظ رکھتی ہے وہ ذرائع ابلاغ سے نشر ہونے والی ہر بات پر یقین نہ کرنا ہے، اس لئے کہ ان کی ہر بات پر

یقین کرنا وطن اور معاشرے کیلئے مہلک اور انسانوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ اور اللہ کے بندے! یہ بات ذہن نشین کر لے کہ ہر پیش آمدہ مسئلے یا فیصلے میں ہر انسان کی کوئی رائے یا موقف ہونا ضروری نہیں کیونکہ درست رائے اور صحیح موقف تو ایک ماہر، خبردار اور معاملے کے تمام پہلوؤں کو سمجھنے والے ہی سے طلب کیا جائے گا۔

یہ کوئی دانش مندی یا بصیرت نہیں کہ آدمی ہر معاملے میں حصہ لینے اور ہر موضوع پر رائے زنی کرنے کی کوشش کرے خواہ اس کا موقف حق اور درست ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہر معاملے میں حصہ لینے اور مداخلت کرنے سے فتنے پھیلتے ہیں۔ لایعنی آراء جنم لیتی ہیں، افواہیں رواج پاتی ہیں اور آدمی غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ دانش مند آدمی ہر واقعے پر رائے دینے اور ہر معاملے پر بات کرنے میں کبھی جلد بازی نہیں کرتا۔ رائے پر رائے دیتے چلے جانے سے اور تخریب کاروں کی خبروں کی ٹوہ میں لگے رہنے سے سوائے گمراہی، حیرانی اور پیچیدگی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، اس کا نتیجہ فرقہ بندی اور انتشار اور کامیابیوں پر پانی پھیرنے کے سوا کچھ نہیں۔ جس کا اثر فکری اتار کی، پریشان نظری اور مایوسی ہے۔

اس لئے مسلمانو! اللہ سے ڈرو، یہ ہے استحکام اور امن کا راستہ۔ ایک سچے اور مخلص مسلمان کو چاہئے کہ ان باتوں کو اہمیت دے جو اس کی اپنی ذات کی اصلاح بھی کریں اور اس کی قوم، ملک اور اہل و عیال کے لئے بھی مفید ہوں۔ لوگوں میں سے بہتر تو وہی ہے جو ان کیلئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔ سعادت مند ہے وہ شخص جو لوگوں کے عیبوں سے چشم پوشی کر کے اپنے عیبوں پر نظر رکھے۔ اے اللہ! تمام مسلمان فرما دو ان کو اپنی کتاب اور اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، انہیں اپنے مومن بندوں کیلئے رحمت بنا اور اے اللہ! اے پروردگار عالم! انہیں حق اور ہدایت پر جمع فرما۔

اے اللہ! جو شخص ہمارا یا ہمارے دین، ملک، امن، ہماری امت، حکمران، علماء اور ہمارے اہل فضیلت لوگوں کا برا چاہے، اسے اپنے آپ میں الجھا دے، اے اللہ! اسے اپنے آپ میں الجھا دے۔ اے رب العالمین! اس کی چال کو اسی کی تباہی بنا دے اور اے قوی و عزیز! اس کی فریب کاری کو اسی کے گلے کا پھندا بنا دے۔

اے اللہ! امت اسلامیہ کو ایسا محکم نظام عطا فرما جس پر چلنے سے فرمانبرداروں کو عزت ملے، نافرمانوں کو ہدایت ہو، جہاں نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اے اللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان کی پریشانی دور فرما، جلد انہیں اطمینان نصیب فرما، ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، اے اللہ! انہیں اپنی مدد عطا فرما، اپنے لشکر سے ان کی تائید فرما اور انہیں اپنی خاص نصرت سے نواز۔

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔“ آمین یا رب العالمین!



یاد رفتگان

بتیہ

جب کہ ذاتی خوراک نہایت قلیل، ذاتی پسند و ناپسند کے باوجود مسلک اور جماعتی وابستگی کو ہمیشہ ترجیح دینے والے، دنیا داری میں کسی سے کچھ لینے سے ہمیشہ گریزاں، جب کہ کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے۔ اکہرا بدن، گہری آنکھیں، قدرے آگے بڑھی ہوئی کشادہ پیشانی، غصہ سے بے نیاز، ہمیشہ مسکراتا چہرہ، بات بات میں مزاح اور قہقہے کا پہلو نمایاں، دینی و دنیوی کاموں میں ساتھیوں سے مشاورت اور ان کی حوصلہ افزائی، کام سے نیاز مندی، نام سے بے نیازی، سیکڑوں افراد کو عقیدہ توحید اور مسلک اہل حدیث کی طرف راغب کرنے کے مسبب، درجن بھر سے زائد تحقیقی و علمی کتب کے مصنف مورخہ 27 اگست 2013ء بروز منگل صبح دس گیارہ بجے کے درمیان اپنے ایک مخلص ساتھی قاری محمد الیاس اکرم کے ساتھ ایمن آباد روڈ موضع منڈیالہ تیکہ کے قریب پک اپ گاڑی اور موٹر سائیکل کے درمیان ایک المناک حادثہ میں شہید ہو گئے، واللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا اثری صاحب کی پہلی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب مرکزی عید گاہ شہاب پورہ روڈ سیالکوٹ میں امیر محترم پروفیسر حافظ ساجد میر صاحب نے پڑھائی، جب کہ دوسری نماز جنازہ بعد نماز عشاء گوجرانوالہ کھوکھر کی روڈ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین محمدی صاحب نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

اجاگر کرتے ہیں تاکہ انہیں اپنایا جاسکے۔ اس فکر کی تائید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے: ”آدمی کسی کے طریقے کو اختیار کرنا چاہے تو ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو دنیا سے چپکے ہیں اور یہ لوگ نبیؐ کے صحابہؓ ہیں جو کہ اس امت میں سب سے بہترین اور سب سے زیادہ نیک دل اور سب سے زیادہ علم والے اور سب سے کم تکلف برتنے والے تھے۔“ (حیۃ الصحابہؓ، باب صحابہؓ کی صفات کے بارے میں صحابہ کرامؓ کے اقوال)

سادگی سے پر اور قنصع سے دور پاک طینت، مقصد میں انتہاک اور لایعنی مباحث سے پرہیز، سیرت صحابہ کے وہ تابناک پہلو ہیں جو اقبال کو یہ دعا کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں:

عطا اسلاف کا جذب دروں کر
شریک زمرہ لا محزونوں، کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر
(بال جبریل)

شکوہ اور جواب شکوہ میں صحابہؓ کا ذکر

اپنی مشہور نظم ”شکوہ“ میں اقبال نے خدائے پاک سے امت کی تنزی اور ناگفتہ بہ صورتحال کا رونا رویا ہے اور ”جواب شکوہ“ میں ان کے اسباب پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ دونوں ہی نظمیں ذکر صحابہؓ سے پر ہیں بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ ”شکوہ“ صحابہؓ کی قربانیوں کا خاکہ پیش کرتی ہے اور ”جواب شکوہ“ سے اسوہ صحابہؓ پر عمل کی ترغیب ملتی ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ بطور دلیل ”شکوہ“ کے صرف تین بند پیش کیے جاتے ہیں۔ دین اسلام کے فروغ، کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے صحابہؓ نے کیا کیا؟ ملاحظہ فرمائیں:

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں معبود تھے پتھر، کہیں معبود شجر
خوگر پیکر محسوس تھی انسان کی نظر
مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیونکر؟
تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام تیرا؟
قوت بازوئے مسلم نے کیا کام تیرا؟
کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے صحابہ کرامؓ طاغوتوں سے جس طرح ٹکرائے، اقبال نے ان واقعات کا

جناب فہد نواز

ذکر صحابہؓ کلام اقبالؒ میں!

لفظ اسلاف، اقبال کے کلام میں

ہیں کہ ہم نے اسلاف سے جو دولت فکر و نظر پائی تھی، اس کی نافروری کی، تو ہم پستیوں میں گر گئے۔

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا
(خطاب بہ جوانان اسلام، بانگ درا)

گویا اقبال اسلاف کا تذکرہ کر کے اتباع صحابہؓ پر زور دیتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ان نفوس قدسیہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی زندگیاں ہر شک و شبہ سے بالا اور لائق پیروی ہیں۔ یہی وہ ہستیاں تھیں جنہوں نے اپنے گفتار و کردار، معاملات و عبادات اور دعوت و جہاد سے اسلام کا سکھ ساری دنیا میں بٹھا دیا۔ صحابہؓ ہی وہ مبارک ہستیاں تھیں جو نجوم ہدایت قرار پائیں اور ہر دور میں رسول اللہ (ﷺ) اور امت کے درمیان تعلق جوڑنے کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں۔ اس بات کے ثبوت میں کہ اقبال نے اسلاف کا لفظ استعمال کر کے طرز صحابہؓ اپنانے پر زور دیا ہے، جواب شکوہ کا مندرجہ ذیل بند ملاحظہ فرمائیے:

ہر کوئی مست مئے ذوقِ تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟
حیدرؑ فقر ہے، نہ دولت عثمانیؑ ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے؟
وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر
اقبال کے نزدیک ملت اسلامیہ کی عظمت رفتہ کی بازیابی اور اتحاد و یگانگت کا حصول انہی پاکباز اسلاف کے اتباع سے ممکن ہے۔

تاخلاف کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
(خضر راہ، بانگ درا)

اقبال اپنے عہد کے مسلمان کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ صحابہ کرامؓ کو معیار بنائیں۔ وہ صحابہؓ کی سیرت کے مختلف پہلو، مثلاً زورِ حیدری اور دولتِ عثمانی،

اقبال کی شاعری خلف کو سلف سے قریب کرتی ہے۔ ان معنوں میں کہ اقبال امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کے متجسس و شائق تھے۔ کلام اقبال کا قاری، اقبال کے ساتھ کبھی عرب کے صحرائیوں کو اسلام کی عظمت کے جھنڈے لہراتے ہوئے دیکھتا ہے، کبھی یرموک کے میدان میں ایک جوان کو شوقِ شہادت سے بے قرار پاتا ہے، کبھی طارق بن زیاد کو رب ذوالجلال سے مناجات کرتے سنتا ہے، کبھی عبدالرحمن اول کو اندلس میں کھجور کا پودا لگا کر اپنے تاثرات بیان کرتے دیکھتا ہے، کبھی ترکانِ عثمانی کی سطوتوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے اور کبھی جمال الدین افغانی اور سعید حلیم پاشا حالتِ نماز میں دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض اقبال کی شاعری آتشِ رفتہ کا سراغ ہے۔ خود کہتے ہیں:

میں کہ میری غزل میں ہے آتشِ رفتہ کا سراغ
میری تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جستجو
کلام اقبال میں اسلاف کا لفظ کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ بلاشبہ وہ شبہ اسلاف سے مراد ملت کے وہ زعماء ہیں جنہوں نے مختلف جہات سے اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیا ہے۔ تاہم بہت سے اشعار میں اسلاف کا لفظ خالص صحابہ کرامؓ ہی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ”خطاب بہ جوانان اسلام“ (بانگ درا) میں نوجوان مسلم کو خطاب کرتے ہوئے اقبال دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصل کو پہچانے۔ ایک لمحے کے لیے وہ اس کے سامنے عرب کے صحرائیوں کا نقشہ زندگی کھینچ دیتے ہیں جنہوں نے اپنے فقر کے ساتھ پوری دنیا کو اللہ کے سامنے جھکا دیا تھا۔ عرب کے ان صحرائیوں نے، جن کا اول بلاشبہ طبقہ صحابہ تھا، دنیا کو ایک نیا حیات آفرین تمدن دیا۔ لیکن نوجوان مسلم اپنی اصل سے اتنا دور جا چکا ہے کہ اس کے تخیل میں بھی اسلاف کی شانِ جلال و جمال نہیں آسکتی۔ وہ کہتے

ابھی تک ہم نے کلام اقبال میں ذکر صحابہؓ پر عمومی نظر ڈالی ہے، اب ہم ان صحابہؓ گرام کا الگ الگ ذکر کریں گے، جن کے ذریعے سے اقبال نے اپنا پیغام سمجھانا چاہا ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ..... آں کلیم اول سینائے ما

اقبال مرحوم نے اپنے کلام میں متعدد جگہ صدیق اکبرؓ کا تذکرہ کیا ہے اور آپ کے ذریعے سے دل مسلم کو تحریک بخشی ہے۔ اقبال آپ کو اسلام کے نور ہدایت کا کلیم اول کہتے ہیں:

آں امن الناس بر مولائے ما
آں کلیم اول سینائے ما
ہمب اوکشت ملت را چو ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر
(در تفسیر سورہ اخلاص/ رموز)

(ان کے احسانات ہمارے آقا پر سب لوگوں سے زیادہ تھے۔ وہ جو ہمارے طور سینا (نور اسلام) کے پہلے کلیم تھے۔ ان کی ہمت نے ملت کی کھیتی کے لیے ابر کا کام کیا۔ وہ جو اسلام، غار ثور، میدان بدر اور قبر میں بھی حضورؐ کے ساتھ ہیں۔)

اقبال نے متعدد جگہوں پر حضرت صدیق اکبرؓ کے رسول پاکؐ کے ساتھ والہانہ عشق کا تذکرہ کیا ہے۔ عشق مصطفیٰ کے جذبے نے آپ کے لیے بڑی بڑی قربانیوں کو آسان کر دیا تھا۔ چنانچہ بانگ درا کی نظم ”صدیق“ وفا کا ایک لطیف درس ہے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول پاکؐ نے جنگ کی تیاری کے لیے مسلمانوں کو عطیات دینے کی ترغیب دی۔ سیدنا عمرؓ اپنا آدھا مال اس اُمید کے ساتھ لے آئے کہ آج تو وہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے آگے بڑھ جائیں گے لیکن حضرت صدیق اکبرؓ اپنا سارا ہی مال اٹھا لائے۔

اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آگیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مرد وفا سرشت
ہر چیز جس سے چشم جہاں میں ہو اعتبار
بلک بیکین و درہم و دینار و رخت و جنس
اسب قمر سم و شتر و قاطر و حمار
بولے حضورؐ چاہیے فکر عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبت کا راز دار

کون ہے تارکِ آئینِ رسولؐ مختار؟
مصلحتِ وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سایا ہے شعارِ اغیار؟
ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟
قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں
اقبال مسلمان کو اس بات کی ترغیب دیتے ہیں کہ وہ اپنی باطنی کیفیات کو منہاجِ صحابہؓ پر لانے کیلئے محنت کریں۔ قوم میں وعظ و نصیحت، ذکر و فکر اور اذان جیسے مبارک اعمال اگر چہ باقی ہیں، مگر بے روح۔ یہی وجہ ہے کہ رحمتِ الہی متوجہ نہیں ہوتی۔ ہمیں باطن میں بھی عشق و محبت، یقین اور اخلاص کی وہ شمع جلائی پڑے گی جو صحابہ کے قلب کو منور کیے ہوئی تھی، اس کے بغیر حالات کا درست ہونا ممکن نہیں۔

واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برقِ طبعی نہ رہی، شعلہِ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذان روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صحابہ اوصافِ حجازی نہ رہے
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت مقدسہ کا ایک درخشاں پہلو ایثار ہے۔ ویوٹرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة۔ اپنی جان پر سخت برداشت کر کے دوسروں کی ضروریات پوری کرنا صحابہ کا وصفِ خاص ہے۔ فقر حیدریؓ کی شان ہو یا دولت عثمانیؓ کی، آن، جو کچھ تھا اسلام اور مسلمانوں کے لیے وقف۔ نہ اس میں بھوک حاکم تھی، نہ پیاس، نہ سردی نہ گرمی، نہ خوشی نہ غم۔ راہِ خدا میں سب کچھ خرچ کر کے بھی ان کے دل خیر میں سبقت کے لیے بے تاب رہتے تھے۔ اب ان صفاتِ عالیہ کو اپنانے کی ترغیب اقبال نے جس طرح دی ہے، وہ دیکھئے:

ہر کوئی مست مئے ذوقِ تن آسانی ہے
تم مسلمان ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے
حیدری فقر ہے، نہ دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے
وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

ذکر بھی کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ قلعہ خیبر کا ہے جو یہود کا خاص علاقہ تھا، اس کے علاوہ شہرِ قیصر یعنی قسطنطنیہ ہے جس پر حملوں کا آغاز سیدنا امیر معاویہؓ کے دور میں ہوا اور جس کی فتح بالآخر سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں ہوئی۔ اسی طرح ایران جس کی فتح سیدنا عمر فاروقؓ کے دور میں ہوئی، صحابہؓ کی شجاعت و اولوالعزمی کی چند مثالیں ہیں۔ اب ”شکوہ“ کا یہ بند ملاحظہ فرمائیں:

تو ہی کہہ دے کہ اکھاڑا در خیبر کس نے
شہرِ قیصر کا جو تھا اس کو کیا سر کس نے؟
توڑے مخلوقِ خداوندوں کے پیکر کس نے؟
کاٹ کر رکھ دیے کفار کے لشکر کس نے؟
کس نے ٹھنڈا کیا آتشِ کدہِ ایراں کو؟
کس نے پھر زندہ کیا تذکرہ یزداں کو؟
ایک اور بند میں صحابہؓ کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے عشق کا بیان کیا ہے۔ فارس کے سلمان فارسیؓ، قرن کے اولیں قرنیؓ (جو قولِ معتبر کے مطابق صحابی نہیں بلکہ تابعی تھے) اور حبشہ کے سیدنا بلال حبشیؓ جنہوں نے اللہ اور رسول پاکؐ کی محبت کو اس کے ماسوا پر غالب کر دیا تھا، ان کا ذکر سنئے:

تجھ کو چھوڑا کہ رسولِ عربیؐ کو چھوڑا؟
بت گری پیشہ کیا؟ بت شکنی کو چھوڑا؟
عشق کو عشق کی آشفٹہ سری کو چھوڑا؟
رسمِ سلمان و اویسِ قرنیؓ کو چھوڑا؟
آگِ تکبیر کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثلِ بلالِ حبشیؓ رکھتے ہیں
”شکوہ“ کے یہ اشعار شاعر کو ان اسباب و وجوہ کا عرفان عطا کرتے ہیں جو امت کے فکر و عمل کے زوال کا باعث بنے۔ ”جوابِ شکوہ“ کا بنظرِ غائر مطالعہ اسوہ صحابہ کو اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ چنانچہ ایک بند میں اس بات پر عار دلائی گئی ہے کہ دورِ حاضر کا مسلمان فلسفہٴ ضرورت کی جھینٹ چڑھ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جن حیاتِ بخش و تمدن آفریں اصول و ضوابط کے ساتھ بھیجے گئے تھے، ان کو چھوڑ کر غیروں کے عادات و اطوار کو اپنانے پر فخر سمجھا جانے لگا ہے۔ صحابہ کے طرزِ حیات سے اظہارِ بیزاری عام ہے اور رائج الوقت رسوم و رواج پر چلنا باعث امتیاز سمجھ لیا گیا ہے۔

امت مسلمہ کو ان ناموں سے چھکارا دلا۔ غم (اسلام) سے اپنی نسبت قائم رکھ، پیالوں پر نہ جا۔ تو جو ان ناموں میں پڑ کر رسوا ہو چکا ہے، تو درخت اسلام سے کچے پھل کی طرح گر چکا ہے۔ توحید کو اپنا اور دورگی کو خیر باد کہہ۔ اپنی وحدت کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر۔

کہا اقبال نے شیخ حرم سے
تہ محراب مسجد سو گیا کون
ندا مسجد کی دیواروں سے آئی
فرنگی بت کدے میں کھو گیا کون؟

☆☆☆☆☆

بقیہ آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک

۱۹۵۷ء تک ہم علیحدہ علیحدہ سولہ فوجی ہمیں بھیجنے پر مجبور ہوئے جس سے باقاعدہ فوج کی تعداد ۳۵ ہزار ہو گئی تھی۔ (ہمارے ہندوستانی مسلمان ص ۴۰)

مولانا مرحوم نے اپنی پوری زندگی انگریز کے خلاف جنگ جاری رکھی، کن کن مصائب سے دوچار ہونا پڑا، اس تحریک کی وجہ سے برطانوی حکومت نے ان کے مکانات اور قبرستان کو صاف کر کے کمیٹی گھر پٹنہ تعمیر کر دیا، جائیداد ضبط اور کالے پانی کی سزا دی۔ مولانا ولایت علی کی وفات ۱۸۵۳ء کو ہوئی اور سہیانہ میں آزادی وطن کے عظیم ہیرو وطن سے دور دفن ہوئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا عنایت علی (سابق پور) کا دور اہارت مولانا عنایت علی، حضرت مولانا ولایت علی کے جیسی بھائی تھے۔ ان کی وفات کے بعد تحریک کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں آئی، انہوں نے بھی آزاد وطن کے مشن کو جاری رکھا اور ۱۸۵۷ء کی آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ بلکہ ۵۵ رجسٹ کی بغاوت اور (روابط) مولانا نے قائم کئے۔

انگریز اور دعوت مصالحت غالباً ۱۸۵۳ء میں انگریز نے ایک مکتوب مجاہدین کے نام بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ جو شخص امن سے رہنا چاہے وہ پشاور، ہزارہ، یوسف زئی یا راولپنڈی کے انگریز افسروں کے پاس پہنچ جائے، ایک ماہ تک جو شخص اس کے مطابق عمل نہ کرے گا تو اسے مفسد سمجھا جائے گا اور اسے کم از کم تین سال کے لئے بیڑیاں پہنائی جائیں گی، مگر اہل حق میں سے کون اس پر عمل کر سکتا تھا۔ اس لئے یہ پیش کش حقارت سے ٹھکرا دی گئی۔ (جاری)

(اے وہ شخص جو غم کے قید خانے میں اسیر ہے، جناب رسول پاکؐ کے ارشاد لاتحزن (غم نہ کھا) سے سبق حاصل کر۔ اس سبق نے صدیق کو صدیق کر دیا اور وہ حق یقین کی مے سے سرمست ہو گئے۔ اللہ کی رضا پر راضی رہنے سے مسلمان ستارے کی مانند ہو جاتا ہے اور راہ زندگی میں ہمیشہ متمم رہتا ہے)

رموز بے خودی ہی میں اقبالؒ نے سورۃ اخلاص کی تفسیر کے باب میں عالم خواب سے حضرت ابو بکرؓ کے افادات کو نقل کیا ہے:

گفت تا کے در ہوس گردی اسیر
آب و تاب از سورۃ اخلاص گیر
اینگہ در صد سینہ پیچید یک نفس
سرے از اسرار توحید است و بس
رنگ او برکن مثال او شوی
در جہاں عکس جمال او شوی
آنکہ نام تو مسلمان کردہ است
از دوئی سوئے یکی آوردہ است
خویشمن را ترک و افغان خواندہ
وائے بر تو آنچہ بودی، ماندہ
وارہاں نامیدہ را از نامہا
ساز باخم در گزر از جامہا
اے کہ تو رسوائے نام افتادہ
از درخت خویش خام افتادہ
با یکی ساز، از دوئی بردار رخت
وحدت خود را مگر داں لخت لخت
(خلاصہ مطالب مشوی/رموز بے خودی)

انہوں (حضرت صدیقؓ) نے فرمایا کہ تو کب تک ہوس کا قیدی رہے گا۔ سورۃ اخلاص سے حرارت اور چمک حاصل کر، یہ توحید کے اسرار کا ایک سر ہے جو سینکڑوں سینوں میں ایک ہی سانس کی طرح آتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ اپنا، اسی کی مانند ہو کر تو اس کے جمال کا عکس بن جائے گا۔ یہ جو اس نے تیرا نام مسلمان رکھا ہے اس سے تجھے کثرت سے وحدت کی جانب لایا گیا ہے۔ تو اپنے آپ کو ترک و افغان کہتا ہے، افسوس ہے تجھ پر تو جو تھا وہی رہا۔

اے تجھ سے دیدہ مد و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعث نکوین روزگار
پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس
کلام اقبال میں سورۃ صدیق کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اللہ کے پاک نام کی سر بلندی، رسول کریمؐ کی حمایت و نصرت اور مقصد کی لگن ”سورۃ صدیق“ کے وہ عناصر ہیں جو خودی کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ جہاں اقبال سورۃ درود کی دعا مانگتے ہیں تو خود ہی بطور مثال سورۃ صدیق کا ذکر کرتے ہیں:

ترپے پھرنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ سورۃ صدیق دے
جگر سے وہی تیر پھر پار کر
تمنا کو سینوں میں بیدار کر
(ساقی نامہ/بال جبریل)
”پیام مشرق“ میں اقبال امیر امان اللہ خان کو اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ وہ حق تعالیٰ سے حضرات صدیق و علیؓ کا سوز مانگیں تاکہ ملت کو ایک بار پھر صراط مستقیم پر گامزن کیا جاسکے:
سورۃ صدیق و علیؓ از حق طلب
ذرۃ عشق نبیؐ از حق طلب
(حق تعالیٰ سے حضرات صدیق و علیؓ کا سوز اور عشق نبیؐ کا ذرہ مانگ)

ایک اور جگہ امیر مذکور کو تلقین کرتے ہیں کہ وہ حضرات شیخین کے اصولوں کو رواج دیں اور ایک بار پھر گلستان ملت کے مرجھائے ہوئے پھولوں کو رعنائی بخشیں۔
تازہ کن آئین صدیق و عمرؓ
چوں صبا بر لالہ صحرا گزر
(پیام مشرق)
(حضرات صدیق و عمرؓ کے آئین کو تازہ کر اور صحرا میں کھلے ہوئے پھول سے صبا کی مانند گزر جا)

حضرت صدیقؓ کی سیرت کا ایک اور پہلو ملاحظہ فرمائیں:
اے کہ در زندان غم باشی اسیر
از نبیؐ تعلیم لاتحزن بگیر
ایں سبق صدیق را صدیق کرد
سر خوش از پیانہ تحقیق کرد
از رضا مسلم مثال کوکب است
ذرۃ ہستی تبسم برب است

ماہِ صفر..... اور بدشگونیاں!

تحریر: جناب قاری لیاقت علی باجوہ فیروز پوری

میں جھگڑا اور خاوند بیوی میں ناچاقی ہوگی۔ پرانا درخت دیکھا تو تصور باندھ لیا کہ یہاں جنوں کا سیرا ہے۔ کوئی نیلہ دیکھا تو رنگ فق ہو گیا کہ یہاں بدرو میں رہتی ہیں۔ نئی دہن کے گھر آتے ہی کوئی مصیبت آجائے تو اسے غصہ قدم یعنی منوس سمجھتے ہیں۔ بیوی کی چوڑیاں ٹوٹ جائیں تو اسے بھی زوجین کے حق میں بدشگونی سمجھا جاتا ہے۔ بے اولاد عورت کو ملنے سے گریز کیا جاتا ہے۔ فلاں آدمی صبح صبح نظر آ گیا تو اس لیے کام خراب ہو گیا ہے۔ دکاندار کے صبح دکان کھولتے ہی کس نے ادھار مانگ لیا تو انکار کر دیتے ہیں کہ سارا دن ادھار ہی ہوگا۔ اسی طرح آنکھ پھڑکنے سے خوف زدہ ہو جانا، ہاتھ میں کھلی ہونے سے امید لگا بیٹھنا کہ آج مال ملے گا۔ اگر جوتے پر جوتا آ گیا تو سفر پیش آئے گا۔ رنگوں سے شگون لینا مثلاً سیاہ رنگ نہ پہننا کہ بیمار پڑ جائیں گے، سبز جوتا نہ پہننا کہ آپ ﷺ کی قبر کے گنبد کا رنگ سبز ہے۔ اس طرح انسان نے خود ساختہ طور پر کچھ چیزیں اپنے لیے نہ صرف حرام کر لیں بلکہ ان کے ساتھ قسمت بھی جوڑ دی۔ یہ سب ایسے دوسرے اور توہمات ہیں جن کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ شیطان انسان کو شرک میں مبتلا کر کے اس کے اعمال ضائع کر داتا ہے۔ یہ توہمات اور بدشگونیاں انسان کو اندر سے کمزور کر دیتی ہیں۔ اس کے برعکس اللہ کی ذات پر پختہ ایمان اور توکل انسان کو جرأت، بہادری اور اعتماد دیتا ہے۔ اسے جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس بات پر پختہ یقین ہونا چاہیے کہ نفع و نقصان کا مالک اکیلا اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا یہ اختیار کسی کے پاس نہیں، نہ کسی ولی کے پاس اور نہ کسی بزرگ کے پاس۔ نہ کسی پیر و مرشد کے پاس اور نہ کسی نبی کے پاس۔ حتیٰ کہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ جو تمام بنی آدم کے سردار اور سارے انبیاء و رسل علیہ السلام کے امام ہیں وہ کسی کے نفع و نقصان کے مالک تو کجا اپنے نفع نقصان کے مالک بھی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (ترجمہ)

”آپ کہیے کہ میں تو اپنے نفع و نقصان کا مالک بھی نہیں سوائے اس کے جو اللہ چاہے اور اگر میرے پاس غیب کا علم ہوتا تو بہت ساری بھلائیاں اکٹھی کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو صرف ڈرانے

خالی ہوا اور بھوک لگی ہو تو وہ کاغذ اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ صفر کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ یہ ایک بیماری ہے جو پیٹ کو کاٹتی ہے۔ اس کے علاوہ کئی لوگ صفر کے مہینے سے بدفال لیتے تھے کہ اس میں بکثرت مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے توہمات جاہلانہ کا رد فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لا عدوی ولا صفر ولا هامة)) (بخاری کتاب

الطب باب لا صفر وهو ياخذ البطن رقم: ۵۷۱۷)

تو ہم پرست لوگ اس مہینے میں شادی نہیں کرتے۔ چنے ابال کر محلے میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ ہماری بلائیں دوسروں کی طرف چلی جائیں۔ آٹے کی (۳۶۵) گولیاں بنا کر تالابوں میں ڈالتے ہیں تاکہ بلائیں ٹل جائیں۔ رزق کے لیے تین سو گیارہ مرتبہ روزانہ سورۃ مزمل پڑھنا، اس مہینے کو مردوں پر بھاری سمجھنا اور اس کی تیرہ تاریخ کو منوس سمجھنا (جس کو تیرہ نیزی بھی کہا جاتا ہے)۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں پر یہ حقیقت واضح کی ہے کہ جیسے اعمال ہوں گے ویسے ہی نتائج نکلیں گے۔

نیک اعمال کے نیک نتائج اور برے اعمال کے برے نتائج برآمد ہوں گے۔ کوئی وقت، کوئی دن، کوئی لمحہ، کوئی مہینہ منوس نہیں، ہماری بد اعمالیاں ہمارے لیے ضرور منوس ثابت ہوتی ہیں۔ افسوس کہ کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارے ہاں کلمہ گولوگوں میں بے شمار توہمات اور بدشگونیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جو قوم دین فطرت یعنی اسلام سے اعراض کرتی ہیں وہ توہمات، بدشگونیوں اور نحوستوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ہر کام میں انہیں غصہ نظر آتی ہے۔ ہر پرند چرند، ماہ و ایام، شجر جرمیں انہیں بدشگونی کا موقع ملتا رہتا ہے۔ کسی کام کے لیے گھر سے نکلیں اور کالی بلی دیکھ لیں تو واپس گھر آگئے کہ کالی بلی نظر آجانا اس بات کی علامت سمجھتے ہیں کہ میرا یہ کام نہیں ہوگا۔ کسی درخت پر الو بولتے سن لیا تو اعلان کر دیا کہ لوگوں میں قتل و غارت، برادری

صفر قمری کینڈر کا دوسرا مہینہ ہے جس کے متعلق لوگوں میں بہت سی غلط فہمیاں، توہمات اور بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔

ایک دن ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک مسئلہ بتائیں کہ ماہ صفر میں کتنی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے کہا ہے کہ اس مہینے میں بلائیں نازل ہوتی ہیں تو وہ کہنے لگا کہ کتاب میں لکھا ہے۔ میں نے کہا کتاب دکھاؤ تو اس نے محمد الیاس عادل کی کتاب ”بارہ مہینوں کی نقلی عبادت“ (ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور) لا کر دکھائی۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ حضرت بابا فرید الدینؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک برس میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں اور ماہ صفر میں نو لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ آگے لکھا تھا: حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک اس طرح ہے کہ جو کوئی مجھے صفر کا مہینہ گزر جانے کی خبر دے گا میں اسے جنت میں جانے کی بشارت دوں گا۔

میں نے اس سے کہا کہ دین بابا فرید کی بات کا نام نہیں، بابا فرید نے بلائیں نازل ہونے والی بات اپنی طرف سے کی ہے۔ باقی رہا جس حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ماہ صفر کے ختم ہونے کی بشارت دے گا میں اسے جنت کی بشارت دوں گا۔ یہ روایت من گھڑت ہے۔ ملا علی قاریؒ نے الموضوعات الکبیر (ص ۱۱۶) میں لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔

نبی کریم ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو دنیا، جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور کئی طرح کے توہمات و شیطانی دسوس میں مبتلا تھی۔ زمانہ جاہلیت کے باطل خیالات اور رسومات میں سے ”صفر“ بھی ہے۔ صفر کے متعلق ان لوگوں کا گمان تھا کہ ہر انسان کے پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے، جب پیٹ

والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔“ (الاعراف: ۱۸۸)

صفر وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے معمول کی عبادت کے علاوہ نہ کوئی خاص عبادت کی، نہ ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ کسی خاص بلا سے بچنے کے لیے خبردار کیا۔ توہمات اور شگون جو اس ماہ سے منسوب کیے جاتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

عربوں کے ہاں اس ماہ سے متعلق جو غلط تصورات پائے جاتے تھے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عرب حرمت کی وجہ سے چار ماہ رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم میں جنگ و جدل سے باز رہتے اور انتظار کرتے کہ یہ پابندی ختم ہوں تو وہ ٹکلیں اور لوٹ مار کریں۔ لہذا صفر شروع ہوتے ہی وہ لوٹ مار، رہزنی اور جنگ و جدل کے ارادے سے جب گھروں سے نکلتے تو ان کے گھر خالی رہ جاتے۔ یوں عربی میں یہ محاورہ ’صفر المکان‘ (گھر کا خالی ہونا) معروف ہو گیا۔ صفر کے معنی ہیں خالی ہونا جیسے صفر کا ہندسہ۔ عربی میں کہتے ہیں: ”بيت صفر من المتاع“ (گھر سامان سے خالی ہو گیا) (لسان العرب، ابن منظور ج ۳ ص ۳۶۲)

مشہور تاریخ داں سخاوی نے اپنی کتاب ’المشہور فی اسماء الایام والاشہور‘ میں ماہ صفر کی یہی وجہ تسمیہ لکھی ہے۔ عربوں نے جب دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوتے ہیں اور گھر برباد یا خالی ہوتا ہے تو انہوں نے اس سے یہ شگون لیا کہ یہ مہینہ ہمارے لیے منحوس ہے، گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ پر غور نہ کیا، نہ ہی اپنے عمل کی خرابی کا احساس کیا، نہ لڑائی جھگڑے اور جنگ و جدل سے خود کو باز رکھا بلکہ اس مہینے کو ہی منحوس ٹھہرا دیا۔ جب کہ نحوست کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَكُلُّ إِنْسَانٍ لَّزَمَانُهُ ظَلِيمَةٌ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرُجُ لَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مِنْشُورًا أَفَرَأَى كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۳-۱۴)

”اور ہر انسان کا شگون ہم نے اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک کتاب اس کے لیے نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ پڑھ اپنا نامہ اعمال۔ آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔“

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کی نحوست کا تعلق اس کے اپنے عمل سے ہے جب کہ انسان عموماً یہ سمجھتا ہے کہ نحوست کہیں باہر سے آئی ہے۔ چنانچہ وہ کبھی کسی انسان کو، کبھی کسی جانور کو، کبھی کسی عدد کو اور کبھی کسی مہینے کو منحوس قرار دینے لگتے ہیں۔ عربی میں نحوست کے لیے لفظ طیرہ استعمال ہوتا ہے جو طیر سے نکلا ہے جس کے معنی پرندے کے ہیں۔ عرب چونکہ پرندے کے اڑنے سے فال لیتے تھے اس لیے طائر بدفالی کے لیے استعمال ہونے لگا۔ اسلام میں کوئی دن، جگہ یا انسان منحوس نہیں بلکہ وہ انسان کا اپنا طرز عمل، رویہ، اخلاق اور طریقہ ہوتا ہے جو اس کے لیے مختلف آزمائشوں کا سبب بن جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ﴾ (النساء: ۷۹)

”بھلائی جو تمہیں پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور برائی جو تمہیں پہنچے تو وہ تمہارے نفس کی طرف سے ہے۔“

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَّنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (التوبة: ۵۱)

”کہہ دیجئے کہ ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے حق میں لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((واعلم ان الامة لواجمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبته الله لك، ولو اجتمعوا على ان يضروك بشيء قد كتبته الله عليك)) (الترمذی ۲۵۱۶، صحیح الجامع للالبانی: ۷۹۵۷)

”اور اس بات پر یقین کر لو کہ اگر پوری امت جمع ہو کر تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے اور اگر پوری امت جمع ہو کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے۔“

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونی شرک ہے۔ بدشگونی شرک ہے۔“ تین بار یہ فرمایا۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں (اسے وہم ہو جاتا ہو) لیکن اللہ تعالیٰ تو کل کی وجہ سے اسے دور کر دیتا ہے۔ اہل کتاب بھی جب دین کی اصل تعلیمات سے دور ہو گئے تو اس طرح کے شگون لینے لگے جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَالطَّاعُوتِ﴾ (النساء: ۵۱)

”کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا وہ جت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں۔“

جبت: بے حقیقت، بے اصل اور بے فائدہ چیز کو کہتے ہیں۔ چونکہ شگون کی بھی کوئی اصل بنیاد اور حقیقت نہیں ہوتی اس لیے اسلام میں ایسی تمام چیزیں جبت کے تحت آتی ہیں جیسے کہانت، فال گیری، شگون اور توہمات ان سے منع کیا گیا ہے۔ کسی چھوٹی سی تکلیف یا طبیعت کی خرابی پر دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانا اور لوگوں کے ساتھ باہمی تعلقات خراب ہونے پر اپنی غلطی اور کوتاہی کا جائزہ لینے کی بجائے یہ خیال کرنا کہ ضرور کسی نے جادو کر دیا ہے یا اس قسم کے دیگر توہمات رکھنا جو پیار و محبت کے رشتوں کو ختم کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کی توجہ اپنے عمل کی درستی اور اصلاح سے ہٹ جاتی ہے نتیجتاً انسان تجارہ جاتا ہے اور نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((من ردتہ الطیرۃ عن حاجتہ فقد اشرك))

(صحیح الجامع للالبانی: ۶۲۶۴)

”جس شخص کو بدشگونی کسی کام سے روک دے تو اس نے یقیناً شرک کیا۔“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں پہلی قوموں کا تذکرہ کیا ہے وہاں کئی اقوام کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ وہ اپنے انبیاء سے بدشگونی لیتے تھے اور جب کوئی مصیبت نازل ہوتی تو وہ کہتے کہ یہ اسی نبی کی وجہ سے آئی ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارے میں بتایا: (ترجمہ)

”پس جب انہیں کوئی اچھی چیز ملتی ہے تو کہتے ہیں

شیرینی تقسیم کرتے ہیں، جنگل کو سیر کرنے جاتے ہیں، اس روز کو شخص و نامبارک جان کر پرانے برتن گلی میں توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ و جملہ چاندی مریضوں کو استعمال کراتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کا فتویٰ ہے:

”آخری چہار شنبہ (بدھ) کی کوئی اصل نہیں، نہ اس دن حضور ﷺ کے صحت پانے کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور اسے شخص سمجھ کر مٹی کے برتنوں کو توڑ دینا گناہ اور اضاعت مال ہے۔ (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ: ۱۹۳-۱۹۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بدعات و خرافات سے بچا کر رکھے۔ آمین! ❀❀❀❀❀

مولانا عبدالصمد معاذ کا استغفی

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے مولانا عبدالصمد معاذ (فیصل آباد) نے ذاتی وجوہ کی بنیاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کے عہدہ نائب ناظم اعلیٰ سے استغفی دے دیا ہے اور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان جناب سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے یہ استغفی منظور کر لیا ہے۔ تاہم انہوں نے مولانا عبدالصمد معاذ کا مرکزی شوریٰ سے استغفی قبول نہیں کیا اور انہیں بطور کن شوریٰ کام جاری رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ منجانب: بابر فاروق رحیمی، ناظم سیکرٹریٹ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل تاندلیا نوالہ کا ہنگامی اجلاس 20 نومبر 2013ء بروز بدھ بعد نماز ظہر مرکز الفتح اہل حدیث میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں سید جنید غزنوی کی والدہ محترمہ اور ہمایوں خاں طور عینو آنہ طور اس کے والد محترم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں مولانا عبدالرشید حجازی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد، جمال فرازی، ریاض قدیر، حاجی سعید احمد، قاری بشیر احمد، منشاء ضیاء، حظلہ طور، ہمایوں خاں طور، مشتاق سون، ملک غلام مصطفیٰ اور محمد یسین طور شریک ہوئے۔

منجانب: جمال فرازی تاندلیا نوالہ 0313-2222422

”جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے پھر اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ پر اتارے گئے دین الہی کا کفر کیا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جو ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے وہ یہ لوگ ہیں: ”جو دم نہیں کرواتے، شگون نہیں لیتے، آگ سے اپنا جسم نہیں داغنے اور صرف اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔“ (مسلم: ۲۱۸، بخاری: ۵۷۰۵، ۲۳۱۰)

توہمات کا عالم تو یہ ہے کہ آج انفارمیشن ٹیکنالوجی سے آراستہ لوگوں کے ہاں کروڑوں روپے کی کونھی تعمیر کر کے چھت کے اوپر ہانڈیاں ضرور لٹکائی جاتی ہیں۔ سفید پوش گھرانوں کے کھنڈرے نو جوان اس زعم باطل میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ امریکی اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں سے علم کی روشنی حاصل کر چکے ہیں لیکن ہاتھوں میں لوہے کے کڑے اور پتیل کے چھلے، بازوؤں پر چمڑے کے تعویذ باندھنے کو وہ بھی ضروری تصور کرتے ہیں۔ نئی گاڑی یا رکشے کے پیچھے جوتا لٹکایا جاتا ہے اگر اس سے بلائتی ہے تو چلانے والے کے گلے میں بھی جوتوں کا ہار ڈالنا چاہیے تاکہ اسے بھی نظر نہ لگے۔ کسی کو اگر چھینک آجائے تو جواب دینے کی بجائے کہنا شروع کرتے ہیں کہ کوئی یاد کر رہا ہے۔ کوا منڈیر پر بولے تو یہ وہم کیا جاتا ہے کہ کوئی مہمان آئے گا۔ بچہ پیدا ہو جائے تو لوہے کی کوئی چیز رکھ دیتے ہیں، اگر لڑکا مصیبت سے بچا سکتا ہوتا تو لڑکا کوئی نہ مرتا، اگر چڑا تعویذ والا مصیبت ٹال سکتا ہے تو کوئی مویچی نہ مرتا، اگر کوئی ہنڈیا نظر بد سے بچا سکتی ہے تو کہار ضرور نظر بد سے محفوظ ہوتے۔ الغرض ماہ صفر محسوس نہیں اور نہ ہی اس میں بلائیں اترتی ہیں بلکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ سال کے بارہ مہینے اور 365 دن سب اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ ہیں۔ ان میں کوئی بھی دن، گھڑی یا لمحہ منحوس نہیں۔ نحوست و بدشگونی والی باتیں خود ساختہ ہیں اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہ ہے۔

ماہ صفر میں خاص ترتیب اور خاص مقدار میں تسبیحات پڑھنے اور نفل ادا کرنے کا جس کا ذکر (کتاب ۱۲ ماہ کی نفلی نماز) میں لکھا ہے بے اصل اور بے سند ہے جس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں۔

بعض لوگ ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کو

کہ ہم تو ہیں ہی اس کے حق دار اور اگر ان کا کوئی نقصان ہو جاتا ہے تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں سے بدشگونی لیتے حالانکہ ان کی شومی قسمت تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے لیکن ان میں اکثر لوگ کچھ نہیں جانتے۔“ (الاعراف: ۱۳۱)

مومن کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ نقصان ہونے کی صورت میں کسی سے بدشگونی لے، یا کسی کو منحوس تصور کرے۔ بلکہ ہوتا یہ چاہیے کہ اسے نقصان ہونے سے پہلے بھی اس بات پر پختہ یقین ہو کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اور نقصان ہو جانے کے بعد بھی وہ یہی کہے کہ یہ اللہ کی طرف سے لکھا ہوا تھا اور یہ ہو کر رہنا تھا۔

بعض لوگ ستاروں کے ذریعے فال نکالتے اور شگون لیتے ہیں۔ مثلاً کسی کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ تمہارا ستارہ فلاں ہے اور وہ آج کل گردش میں ہے، اس لیے تم جو کاروبار اب شروع کرو گے اس میں خسارہ ہوگا، اگر تم اب شادی کرو گے تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔ حالانکہ کسی کی قسمت یا اس کے مستقبل کے امور کا ستاروں سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جاہلیت کے کاموں میں سے چار کام میری امت میں ایسے ہونگے جنہیں وہ چھوڑنے پر تیار نہیں ہوں گے: حسب (قومیت) کی بنیاد پر فخر کرنا، کسی کے نسب میں طعنہ زنی کرنا، ستاروں کے ذریعے قسمت کے احوال معلوم کرنا (یا ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا) اور نوحہ کرنا۔“ (مسلم: الجناز باب التشہید فی النیاحۃ: ۹۳۴)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بدشگونی لے یا جس کے لیے بدشگونی لی جائے۔ یا جو (علم نجوم کے ذریعے) کہانت کرے یا جس کے لیے کہانت کی جائے یا جو جادو کرے یا جس کے لیے جادو کا عمل کیا جائے۔“

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔“ (مسلم: ۲۲۳۰، صحیح الجامع للابانی: ۵۹۴۰)

کاہن کے پاس جانے کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک

جناب مولانا محمد اشرف جاوید (دوسری قسط)

کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ وہابی اصل میں سنیوں کی ایک ترقی یافتہ جماعت کا نام ہے۔ (ہندوستانی مسلمان ۸۹) وہابیوں کا اعلان ہے کہ ہندوستان اب دارالحرب ہے اور حاکموں کے خلاف جہاد کرنا اب فرض ہے۔ (ہندوستانی مسلمان ص ۱۶۶-۸۹-۱۹۳-۱۵۳)

وہابی تحریک انگریز کے خلاف تھی

”وہابی تحریک کی مقبولیت عام نے اپنی مضبوط و مربوط تنظیم سے ملک کے طول و عرض میں ڈھاکہ سے پشاور تک کے رگروٹ اور روپے حاصل کر کے اپنا بول بالا کر لیا۔ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ ہندوستان میں آزادی کی تمام تحریکوں کی نسبت وہابی تحریک سب سے زیادہ بے دردی اور سختی سے مخالف انگریز تھی اور ان کی تمام جدوجہد میں یہ صورت قائم رہی۔“

مولانا ولایت علیؒ صادق پوری

مولانا ولایت علیؒ شاہ اسماعیل شہید کے شاگرد تھے، سانجھ بالا کوٹ کے بعد تمام ملک پر اداسی چھائی ہوئی تھی، جماعت منتشر ہوگئی، اچھوں اچھوں کے قدم لڑکھڑا رہے تھے، جہاد کا سارا کام درہم برہم ہوا چاہتا تھا۔ عظیم آباد پٹنہ محلہ صادق پور کے ایک فرد نے یہ گستاخاں اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور زندگی بھر اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ پھر اس مرد کامل کے بعد ان کے بھائیوں، بھتیجیوں، عزیزوں اور ماننے والوں نے جس طرح اپنے خون سے اس محل خزاں دیدہ کی آبیاری کی وہ اسلامیان ہند کی ایک شاندار تاریخ ہے۔ (اسلامی تحریک ص ۵۰)

ہنر لکھتا ہے کہ سید احمد شہید، حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید اور مولانا عبدالحی صاحب (رحمۃ اللہ علیہم) کے دوروں سے پورے ہندوستان میں بالخصوص شمالی ہند میں جذبہ انقلاب کے جوشعلے بھڑکتے رہتے تھے، وہ خون شہادت کے چھینٹوں سے سرد ہونے والے نہ تھے۔ یہ

مولانا ولایت علیؒ کا دور اور ان کی خدمات

سید احمد شہید کے بعد مولانا نصیر الدین اور ان کے بعد مولانا ولایت علی (صادق پور) امیر بنائے گئے۔ یاد رہے اس سے قبل اہل حدیث اور احناف دونوں ہی اس کام میں شریک کار رہے۔ سید صاحب کی شہادت کے بعد جماعت کی زمام کار صرف اور صرف اہل حدیث کے ہاتھ میں رہی۔ جبکہ دوسری جانب بعض الناس نے حکومت کی چوکھٹ پر حاضری کو معمول بنایا اور کچھ لوگ اپنی جان بچانے کی خاطر حجاز (حرمین) کی طرف ہجرت کر گئے۔

وہابی کون؟

مولانا مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ اسماعیل شہید کے اثر سے خالص عالمین بالحدیث کا بھی ایک طبقہ پیدا ہو گیا تھا۔ شروع شروع میں یہ دونوں طبقے یعنی حنفی اور اہل حدیث ایک ساتھ مل کر کام کرتے رہے، دونوں کا زور جہاد پر تھا اور ان فروغی مسائل کے وہ روادار نہ تھے۔ مگر آگے چل کر جب مجاہدین کی داردگیر شروع ہوئی اور ہر آئین بالجبر کہنے والے پر وہابی کا شبہ کیا گیا اور وہابی کے معنی باغی کے ہو گئے تو وہابی خالص عالمین کتاب و سنت کا نام پڑ گیا۔ (ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک ص ۲۷)

سیدین صاحبین اور ان کے خلفاء غیر مقلد وہابی تھے۔ (اردو ادب جلد ۵ ص ۳۴۲)

☆ ہنر نے لکھا ہے کہ وہابی عقیدہ اختیار کرنا کوئی آسان بات نہیں، اول تو جو شخص اس مذہب کا پیروکار ہے اس کو ہر سال بہت سال اس کی امداد کے لئے علیحدہ کرنا پڑے گا، پھر اگر کوئی اس میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لے اور سرحد کپ میں داخل ہو جائے تو اس کو اس سے بھی دشوار تر حالات پیش آئیں گے۔

☆ وہابی اپنے سردار سے غداری کی بجائے موت

زمرہ لاکھوں دلوں کو گرما چکا تھا۔ بقول ہنر یہ تحریک کسی رہنما کی موت و حیات سے بالکل مستثنیٰ ہوگئی تھی۔ (ہندوستانی مسلمان ۳۴)

قائدین شہداء بالا کوٹ کا خون ابھی جھننے نہیں پایا تھا کہ مجاہدین سرست و کفن بردوش کا ایک گروہ نندھیا میں جمع ہوا اور اپنا امیر منتخب کر کے (ستھیانہ) سرنگوں جھنڈے کو دوبارہ سر بلند کر دیا جو نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک لہراتا رہا اور ہزاروں پاک نفوس اس کی عزت و عظمت پر قربان ہوتے رہے۔ مرکز صادق پور کا طریق کار اور لائحہ عمل وہی رہا جو سید صاحب نے قائم کیا تھا۔ یعنی ہجرت، جہاد اور تن من دھن کی قربانی۔ (شاندار ماضی ج ۷-۸)

خاندان صادق پور کا کارنامہ

یہ قابل توجہ حقیقت ہے کہ نصف صدی سے زیادہ ایک زبردست غیر ملکی حکومت کے خلاف ایک زوردار تحریک کی قیادت کا عملاً سارا بوجھ خاندان اہل صادق پور نے اٹھایا۔ انہوں نے محاربین اور غیر محاربین دونوں مرکزوں میں کام کیا اور یہ سب کچھ انہوں نے اس زمانے میں کیا جب کہ انہی کے بہت سے ہموطنوں کی طرف سے تعاون تو درکنار، قدردانی کی بھی کوئی امید نہ تھی۔

مولانا ولایت علیؒ نے سیدین شہیدین کے بعد تحریک کو زندہ رکھا اور خون جگر سے اس کی آبیاری کی۔ مولانا صاحب کو پیغام ملا کہ فضا سازگار ہے لہذا اسلامی حکومت کے قیام کا بندوبست کریں۔ (سرگزشت مجاہدین ص ۲۲۱)

اسلامی حکومت کا قیام اور انگریز کا اعتراف

مولانا عبدالقادر قوم کزراں حویلیاں (ہزارہ) نے بیان کیا کہ مولانا ولایت علیؒ نے اسلامی حکومت قائم کی تھی اور سکھوں پر مسلمانوں کو فتح بھی نصیب ہوئی، جب سکھوں نے انگریز سے مل کر حملہ کیا تو ہزارہ مجاہدین کے ہاتھوں نکل گیا لیکن سکھوں کا قبضہ بھی نہ ہو سکا اور جب انگریز آئے تو وہاں کے بڑے سردار حسن علی خاں نے مجاہدین کو بحفاظت نکل جانے کا مشورہ دیا تو مجاہدین ستھیانہ چلے گئے۔ (مولانا فضل الہی ص ۶۷)

ہنر لکھتا ہے کہ مذہبی دیوانوں نے سرحدی قبائل کو انگریزی حکومت کے خلاف تک متواتر اکسائے رکھا، ایک ہی واقعہ تمام حالات کو واضح کر دے گا۔ یعنی ۱۸۵۰ء،

یاد رفتگان

مولانا
حضرت عبدالغفور اثری

ذمہ داری تلواڑہ راجپوتانہ اگہو کی سیالکوٹ کی جامع مسجد اہل حدیث میں خطبہ جمعہ پڑھانے پر لگادی۔

جامع مسجد اہل حدیث محلہ لاہوری شاہ ناصر روڈ میں فجر کی اذان پڑھنا میرا معمول تھا، نماز فجر کے فوراً بعد جامع مسجد ابراہیمی میانہ پورہ میں مولانا فضل الرحمن کلیم، کبھی جامع مسجد اہل حدیث پل ایک میں مولانا قاری محمد اسماعیل اسد کا درس سنتا بھی میرا معمول تھا۔

مجلس مذاکرہ کا آغاز:

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جاناباز جماعت اہل حدیث کے مخلص جید عالم دین اور زیرک انسان تھے، انھوں نے اپنی زیر نگرانی ایک مجلس مذاکرہ کا آغاز کیا، مناظرانہ تقاریر میں کامیابی کے بعد مولانا نے دیگر علمائے اہل حدیث کی تربیت کے لیے مجلس مذاکرہ کی بنیاد رکھی، اس پہلے مذاکرہ میں، میں نے اپنا پہلا مقالہ ”ہم اہل حدیث کیوں ہیں؟“ پیش کیا، مولانا نے اپنی درس گاہ کے ہال میں شہر بھر کے علماء اور علم دوست مزاج کے احباب کو دعوت دے رکھی تھی، چنانچہ میرے اس مقالے کو بڑی پذیرائی ملی۔ بعد ازاں یہی مقالہ کتابی شکل میں بھی شائع ہوا، اسی مجلس مذاکرہ کے تحت دوسرا مقالہ پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد صاحب نے پیش کیا۔

صنعتی دور کا آغاز:

سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے بذریعہ پارلیمنٹ جب مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو سیالکوٹ میں ایک مکتب فکر نے چوک امام صاحب میں اظہار تشکر کے لیے ایک جلسہ عام منعقد کیا، جس میں مرزائیوں کی بجائے مسلک اہل حدیث کے خلاف خوب زہر اگلا اور قرار داد پاس کی کہ جس طرح مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اسی طرح وہابیوں کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس جلسہ میں مولوی ضیاء اللہ قادری کا تازہ لکھا ہوا پمفلٹ بطور خاص تقسیم کیا گیا، جس کا عنوان تھا ”وہابیت و مرزائیت“ وہ پمفلٹ لے کر میں مولانا جاناباز کے پاس آ گیا، مولانا نے اسے پڑھا، نہایت رنجیدہ ہوئے اور فرمانے لگے: اس کا جواب لکھ سکتے ہو؟ میں نے کہا: اگر آپ سرپرستی فرمائیں تو بھرپور بلکہ منہ توڑ جواب دیا جائے گا فرمانے لگے: تو پھر جلد لکھو۔ چنانچہ

محمد علی جاناباز کی علمی درس گاہ بھی تھی۔ اپنے خوابیدہ شوق کی آبیاری کے لیے میں نے کام کے ساتھ ساتھ دینی کتب کا مطالعہ بھی شروع کر دیا، خصوصاً دینی رسائل و جرائد میرے مطالعہ کے محور و مرکز تھے۔

چند ماہ مطالعہ کے بعد میں نے ایک مضمون بعنوان ”مسلمانو! اپنی امامت و رہبری کے منصب کو سنبھالو“ لکھا، جو حضرت روزہ ”اہل حدیث“ لاہور میں 15 نومبر 1974ء کے شمارے میں چھپ گیا۔ اپنی خوشی کے اظہار کے لیے میں نے مذکورہ مضمون مولانا جاناباز کو دکھایا، پڑھ کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا: جو کام بندہ خود کر سکے اسے دوسروں کے سپرد نہیں کرنا چاہیے، اپنا قیمتی وقت ادھر ادھر ضائع کرنے کی بجائے اسے حصول دین اور اشاعت دین میں لگانا چاہیے۔

مولانا کی اس حوصلہ افزائی نے میری منزل کے نقوش راہ واضح کر دیے اور یوں میری زندگی کا با مقصد سفر شروع ہو گیا۔ فیکٹری میں میرا معمول تھا کہ اپنے حصہ کا کام جلد مکمل کر کے وہیں مطالعہ کرتا رہتا۔ مولانا جاناباز کا اپنا ذوق بھی چونکہ نہایت اعلیٰ و عمدہ، شستہ اور تحقیقی تھا، لہذا مطالعہ کے لیے جو کتاب بھی وہ مجھے دیتے تھے، اس کا بہت فائدہ ہوتا۔ رات کو مسجد میں قیام کے دوران دیکھتا کہ مولانا رات گئے تک مطالعہ کرتے رہتے ہیں، میں بھی پاس جا کر بیٹھ جاتا، مولانا اپنا لکھا ہوا میرے آگے رکھ کر فرماتے اسے پڑھ کر سناؤ، میں سنا دیتا، دوران سماعت میری اصلاح بھی فرماتے جاتے، آخر پر فرماتے کہ مطالعہ با مقصد اور تحقیقی ہونا چاہیے، گویا مولانا کا یہ انداز میرے لیے ایک طرح کی تربیت اور حوصلہ افزائی تھا۔ چنانچہ وقت نے بعد میں ثابت کیا کہ مولانا جاناباز اپنے پاس بیٹھنے والوں میں تحریر و تحقیق کا جذبہ و ملکہ خوب پیدا فرماتے تھے۔ مجھے بھی مزید مطالعہ اور تحقیق کا شوق پیدا ہوا، میں رات گئے تک مطالعہ کرتا رہتا۔ چنانچہ مولانا نے میری

دنیا اپنی تمام تر رعنائیوں اور حد درجہ ترقی کمال تک پہنچنے اور مزید ایجادات و آسائشوں کے باوجود ایک بندہ مومن کی گرد راہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ ایسی دنیاوی ترقی جس میں آخرت کی تیاری کا کوئی سامان نہ ہو، سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حکمران بھی اس ایک غریب اللہ بار بندہ مومن کے پایہ خاک کی دھول کے ذرہ کے برابر بھی نہیں، جس کی زندگی کا مقصد رضائے الہی کا حصول ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو یہ بیضاء لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں دنیا میں علمائے حق کا وجود ہمیشہ سے زشد و ہدایت کا سبب رہا ہے اور ان شاء اللہ رہے گا۔ آج یہ مضمون جس علمی شخصیت کے بارے میں ہمیں آگاہ کرے گا ان کا اسم گرامی ”مولانا عبدالغفور اثری“ ہے، وہ اپنے متعلق خود فرماتے ہیں:

”میرے والد محترم کا نام معراج دین، گاؤں کا نام موضع تمبولی، نزد سادھو کے ضلع گوجرانوالہ، تاریخ پیدائش 5 اکتوبر 1956ء ہے۔ پرائمری تک تعلیم اپنے ہی گاؤں کے سرکاری اسکول میں حاصل کی، میٹرک تک آتے آتے مجھے دینی تعلیم کے حصول کا شوق پیدا ہو گیا، شدت شوق کی بنا پر اپنے بھائی رحمت اللہ صاحب کے پاس سیالکوٹ آ گیا، جو ان دنوں سرجیکل کی فیکٹری میں ملازم تھے۔“

سیالکوٹ آمد:

کیم جولائی 1974ء بروز سوموار سیالکوٹ پہنچا، بھائی صاحب نے حاجی شیخ محمد اسلم مرحوم ناصر روڈ والے کے تایا کے ہاں ان کی فیکٹری سال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ میں خراج مشین پر کام دلوا دیا، جہاں میں دن کے وقت کام کرتا، جب کہ رات ان کے بھائی حاجی شیخ محمد اکرم مرحوم کی تعمیر کردہ جامع مسجد اہل حدیث لاہوری شاہ ناصر روڈ میں قیام کرتا۔ یہ میری خوش قسمتی اور میرے بھائی کی حکمت عملی تھی کہ جس مسجد میں میرا رات کا قیام تھا وہ محدث سیالکوٹ شیخ الحدیث مولانا

⑤..... احسن الکلام (فضائل درود شریف)

⑥..... ہم اہل حدیث کیوں ہیں؟

⑦..... اصلی اہل سنت

⑧..... السلام علیکم (احکام ومسائل)

⑨..... کھلے خط کا جواب

⑩..... رضا خانی اشتہار پر ایک نظر

⑪..... فقہائے احناف کا منصفانہ فیصلہ

⑫..... حدیث رسول ﷺ پر رضا خانی اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ - 11..... ندائے یامحمد! کی تحقیق

12..... درس جہاد

13..... گستاخ کون ہیں؟ (غیر مطبوعہ)

14..... کوفہ سے بریلی براستہ قادیان (غیر مطبوعہ)

میری تین کتابیں سرکاری طور پر ضبط ہو چکی ہیں، ضبطی کا اعلان جب اخبارات میں چھپا تو مولانا جانناڑ کو بھی مبارک بادیں موصول ہوئیں۔ مولانا فرمانے لگے: کمال ہے ضبطی پر بھی مبارک باد ہوتی ہے؟ بتایا گیا: حضرت!! اس کا مطلب ہے کہ مخالفین کے پاس اس کا جواب نہیں تو نہایت خوش ہوئے۔

میں جس دن گھر سے بھاگ کر سیالکوٹ آیا اس دن سے لے کر آج تک زندگی کے تمام سفر میں میرا جتنا بھی تبلیغی، تصنیفی اور تالیفی کام ہے، سب کا سب مولانا جانناڑ کی شفقت، راہ نمائی اور سرپرستی کا ہی مرہون منت ہے۔ میری منزل کے نقوش راہ مولانا جانناڑ نے ہی متعین کیے، ورنہ میں تو خرد مٹشیں کا ایک مزدور کارگر تھا۔ مولانا جانناڑ اپنے قریب بیٹھنے والوں کو زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے اور زیادہ سے زیادہ لکھنے پر ابھارتے تھے۔ مولانا کے وسیع کتب خانہ سے میں نے خوب استفادہ کیا، کتاب خریدنے اور جمع کرنے کا شوق بھی مجھے مولانا کی طرف سے ملا، آج میرے پاس بھی ایک معقول لائبریری ہے۔

ذمہ داریاں:

تقریباً 15 سال جامع مسجد اہل حدیث محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ اور اب گزشتہ چودہ سال سے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث فتح گڑھ میں خدمت دین میں مصروف ہوں، یہاں میری آمد سے قبل مسجد کا حدود اربعہ تین سے چار مرلے کے درمیان تھا، میرے پہلے جمعہ کی ادائیگی کے موقع پر مجھے سمیت 21 نمازی تھے، آج الحمد للہ

مرزائیوں کی اپنی کتب اور اُن کے خلاف لکھی گئی کتب بطور حوالہ خریداری اور حصول کے لیے مولانا جانناڑ نے خوب دل کھول کر مالی اور اخلاقی تعاون فرمایا: حوالہ جات کی تلاش کے لیے ربوہ اور چنیوٹ کے کئی اسفار کیے۔ چنیوٹ میں میرا قیام مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم کے ہاں بھی ہوتا تھا، پہلی مرتبہ جب ان کے ہاں گیا تو میں نے مولانا جانناڑ کے حوالہ سے اپنا تعارف کروایا، سن کر نہایت خوش ہوئے اور خوب تکریم کی۔ مولانا چنیوٹی صاحب جب بھی سیالکوٹ آتے تو مولانا جانناڑ کی درس گاہ میں ضرور تشریف لاتے۔ کتاب کے لیے جب تمام مواد اکٹھا ہو گیا تو میں روزانہ شام کو ترتیب شدہ مسودہ مولانا جانناڑ کو دکھاتا، مولانا نہایت دلچسپی سے پڑھتے اور ضروری اصلاح فرماتے۔

کتاب جب مکمل تیار ہو گئی تو اس کا نام ”حنفیت و مرزائیت“ رکھا گیا، انہی دنوں شہید ملت علامہ احسان الہی ظہیر شہید نے جماعت کے جید علمائے کرام کی ایک میٹنگ لاہور میں بلائی، جس کی صدارت ولی کامل پیرسید بدیع الدین راشدی فرما رہے تھے۔ جس کا ایک مقصد جمعیت کے پلیٹ فارم سے تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا جائے۔ چونکہ شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانناڑ ناظم طبع و تالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان تھے، اس لیے سیالکوٹ سے مجھ سمیت مولانا جانناڑ، پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد صاحب اور (امیر محترم) پروفیسر حافظ ساجد میر صاحب شامل میٹنگ تھے۔

میٹنگ کے دوران جب پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد صاحب نے ”حنفیت و مرزائیت“ کا مسودہ علامہ صاحب کے سامنے رکھا تو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کتاب میں شامل تصدیق، تقدیم، پیش لفظ اور باعث تالیف غور اور دلچسپی سے پڑھنے لگے، پھر فرمایا: چنیوٹ میں ختم نبوت کانفرنس نزدیک آ رہی ہے، اس سے پہلے کتاب چھپ جانی چاہیے، چنانچہ میری پہلی تالیف ”حنفیت و مرزائیت“ پہلی مرتبہ چنیوٹ کانفرنس میں مفت تقسیم ہوئی۔ یوں پھر تصنیف و تالیف کا سلسلہ چل پڑا اور درج ذیل کتب منصہ شہود پر آئیں:

①..... حنفیت و مرزائیت

②..... تحفہ رمضان المبارک

مسجد کا حدود اربعہ ڈیڑھ کنال سے متجاوز ہے اور نمازیوں کی تعداد بھی انتہائی حوصلہ افزا ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے چیئر مین علماء بورڈ مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر سیالکوٹ، سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر سیالکوٹ، ناظم اعلیٰ شعبہ تبلیغ و ناظم اعلیٰ شعبہ تصنیف و تالیف شہر سیالکوٹ کی ذمہ داریوں پر مصروف عمل ہوں۔

محترم قارئین کرام! یہ ہے وہ تفصیلی انٹرویو جو مولانا عبدالغفور اثری نے راقم کی تالیف ”تذکرہ مساجد اہل حدیث شہر سیالکوٹ“ ناشر مکتبہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ کے لیے دیا (مطبوعہ جولائی 2010ء کے صفحہ نمبر: 411 تا 419 پر درج ہے۔) یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مولانا اثری کی طرف سے ان کی زندگی سے متعلق جو معلومات پہلی اور آخری مرتبہ منظر عام پر آئیں، وہ یہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ مولانا اثری صاحب نے اپنی زندگی مجرد گزاری ہے، شاید اس لیے موصوف اپنی نجی زندگی سے متعلق بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ بہر حال مولانا عبدالغفور اثری صاحب کی شخصیت خصوصاً سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علمی، سماجی اور تنظیمی اعتبار سے وقت کی رفتار بھانپ کر چلنے والے، جماعتی پروگراموں کی جان، بلکہ روح رواں، ہر دینی و تبلیغی پروگرام میں یقینی آمد، تعلقات بنانے اور استوار رکھنے میں ہمیشہ پہل کرنے کو ترجیح دینے والے تھے۔ مسلک کی ایسی سچی لگن اور تڑپ کہ نتائج سے بے پروا ہو کر موذی سے موذی جانور کے بل میں بے خوف و خطر گھس جانے والے تھے۔ اپنی اسی افتادہ کی بنا پر مسائل و مشکلات میں گھرے رہنے والے، جو ملنے آ گیا اسے دیکھ کر پھولے نہیں سائے، جو نہیں ملا اسے وفا و جفا سے بے نیاز خود ملنے چلے گئے۔

چالیس سالہ دینی و تنظیمی خدمات کے دوران درجنوں مساجد کی تعمیر اور توسیع کے باوجود ذاتی سائیکل نہ موٹر سائیکل اور نہ ہی ایک دو مرلے کا ذاتی مکان، مہمان نوازی ایسی ضرب الشل کہ ہر شخص تعریف کنال۔ ایک قریبی ساتھی قاری محمد صالح صاحب کے بقول کہ مولانا اثری صاحب کی جیب میں جب ایک ہزار روپیہ جمع ہو جاتا تو دوستوں کو تلاش کرتے پھرتے کہ آؤ کھانا کھائیں، باقی صفحہ 8 پر

طب و صحت

موسم سرما کے امراض اور احتیاطی تدابیر

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما کا آغاز نومبر میں ہوتا ہے اور فروری تک چلتا ہے۔ ان مہینوں میں عموماً شدت کی سردی پڑتی ہے، اگر سردی سے بچاؤ کا اہتمام نہ کیا جائے تو سردی مصر ثابت ہو سکتی ہے۔ موسم سرما طب و صحت کے حوالے سے جسم انسانی کے لیے مفید ہے۔ بیمار حضرات کو اس موسم میں علاج کرانا چاہیے، کیونکہ جلد صحت یابی کی توقع ہوتی ہے۔ سردی سے بچاؤ اور موسم سرما کے امراض سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل تدابیر پر عمل کیا جائے:

غسل موسم گرما میں دن میں کئی بار نہایا جاتا ہے لیکن سردی کے باعث عوام غسل کے بارے میں محتاط رہتے ہیں۔ وہ لوگ جن کی صحت موسمی شدتوں کی متحمل نہیں رہ سکتی، وہ ہفتوں نہیں بلکہ مہینوں نہیں نہاتے، سردی کی شدت اور نمونیہ ہونے کا ڈر بجا مگر زیادہ دیر نہ نہانا بھی مضر صحت ہے۔ مناسب طریقہ تو یہ ہے کہ دن میں ایک غسل آفتابی کریں، اگر وقت نہ ہو یا کوئی امر مانع ہو تو پھر دن میں ایک بار نیم گرم پانی سے غسل کر لیا جائے۔ غسل ایسی جگہ کریں جہاں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نہ ہوں۔ اگر جسمانی طور پر کمزوری ہے یا پھر عمر کے سبب جسم میں طاقت نہیں تو ہفتہ میں کم از کم ایک بار ضرور نہایا جائے۔ غسل سے دوران خون کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ جسم میں فرحت چشتی پیدا ہو کر صلاحیت عمل بڑھ جاتی ہے۔ اگر غسل نہ کیا جائے تو جسم کے اندر گرم غذاؤں کی تاثیر اور مسامات کے بند رہنے سے نہ صرف جلدی عوارض سر اٹھائیں گے بلکہ جسم کی طبعی نشوونما بھی متاثر ہوگی۔

لباس موسم سرما کے آغاز کے ساتھ ہی بتدریج گرم کپڑوں کا استعمال شروع کر دیں۔ چھوٹے اور شیرخوار بچے چونکہ جسمانی اور طبعی طور پر سبک اور نازک ہوتے ہیں، اس لیے سرد ہوا کا ایک جھونکا بھی انہیں شدید عارضے میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس لیے بھی کہ اس موسم میں ہوا سرد اور تیز ہوتی ہے اس لیے ہر شخص اپنی صحت و

حالات کے مطابق گرم کپڑوں کا استعمال کرے۔ گردن سینے اور پاؤں کو سردی سے بچانے کے لیے خصوصی اہتمام کرے۔ علی الصبح بیدار ہو کر نماز فجر کے بعد کھلے کپڑوں میں ہلکی پھلکی ورزش کو معمول بنایا جائے۔

غذا: موسم سرما چونکہ گرما کے بعد آتا ہے اور گرمیوں میں جھوک کم لگتی ہے جسم سے فضلات بذریعہ پسینہ آسانی سے خارج ہوتے ہیں جس سے حرارت و توانائی برقرار رہتی ہے مگر موسم سرما میں ہوا کے سرد اور تر ہو جانے سے جسم کے مسامات بند ہو جاتے ہیں جس سے پسینہ نہیں آتا تو حرارت و توانائی کا نظام بھی صحیح نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کی حرارت کو برقرار رکھنے کیلئے زیادہ مقوی غذا کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے کھانے پینے کے شوقین حضرات و اہل ذوق مرغن، گرم اشیاء، یہ اعتدال استعمال کرنی چاہیے۔ خشک میوہ جات بادام، مغزیات، چغوزہ، مونگ پھلی اور کشمش وغیرہ کا استعمال جسم کو حرارت مہیا کرتا ہے۔ چونکہ اس موسم میں اشتہا بڑھ جاتی ہے اس لیے فیکل اشیاء بھی جلد ہضم ہو جاتی ہیں۔ چونکہ یہ موسم خوش خوراکی و خوش لباسی کے لحاظ سے بہت مناسب ہے اس لیے حتی الوح بہتر سے بہتر اور ہر قسم کی غذا استعمال کر سکتے ہیں، تاکہ نشوونما کا یہ مہینہ امراض کی آماجگاہ نہ بن جائے۔ ناشتہ میں حسب استطاعت دودھ، انڈہ، دلیہ ذیل روٹی مفید و مناسب ہے۔ دوپہر شام کھانے میں گوشت، مچھلی، سبزیاں اور پھل وغیرہ استعمال کریں۔ گرم مصالحہ جات بھی اعتدال میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ممکن و مناسب ہو تو دوپہر کو پھل زیادہ اور کھانا کم کھائیں جبکہ رات کو خوب پیٹ بھر کر کھائیں۔ گاجر جیسے اطباء نے ستا سب قرار دیا ہے اس موسم کی اچھی غذا ہے۔ گاجروں کا حلوہ بھی بنا کر اس موسم میں کھایا جاتا ہے۔ جسم کے درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لیے مقوی غذاؤں کا استعمال ضروری ہے۔

احتیاطی تدابیر: صبح و شام سردی کے اوقات میں بلا ضرورت باہر نہ نکلیں۔ رات چونکہ بہت سرد ہوتی ہے اس لیے کھلے میدان یا بالکل بند کمرے میں نہ سوئیں بلکہ کمرہ میں کھڑکی یا روشن دان ہمیشہ کھلا ہونا چاہیے۔ اپنے پیروں کو ہمیشہ گرم رکھیں۔ کیونکہ پاؤں کی طبعی حالت جسم انسانی پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر کمزور ہیں اور موسمی شدت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو دھوپ میں بیٹھ کر تلوں کے تیل کی مالش کریں۔ اگر صحت مند ہیں تو

نماز فجر کے بعد ضروریات سے فارغ ہو کر سیر ضرور کریں۔ اگر یہ نہ کر سکتے ہوں تو صحت کے مطابق کھلی جگہ پر ہلکی ورزش کریں۔

موسم سرما میں جلد زیادہ متاثر ہوتی ہے خصوصاً جن دنوں برفانی سردی پڑتی ہے کیونکہ دیگر اعضاء کپڑوں، جوتوں اور جرابوں میں لپٹے ہوتے ہیں، چہروں کی جلد خشک اور پھٹ جاتی ہے۔ ان کے لیے گلیسرین لگانا مفید ہے، اگر داغ پڑ جائیں تو نیم گرم پانی سے صابن کے ساتھ دھوئیں۔ بعض لوگوں کی جلد پر خراش ہوتی ہے۔ ان حالات میں گلیسرین اور عرق گلاب ملا کر استعمال کرنا مفید ہے۔

نزہ، زکام، کھانسی موسم سرما کے خاص امراض ہیں ان کے لیے ذیل کا نسخہ مفید ہے:

گل بنفشہ ۵ گرام، گل گاؤ زبان ۵ گرام، تخم خضلی ۵ گرام، عناب ۵ گرام، سپستان ۹ دانہ، اصل السوس نیم کوفتہ ۵ گرام۔

پانی میں جوش دے کر چھان کر ضرورت کے مطابق چینی ملا کر صبح شام پی لیں۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی
مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور



الاسلام ڈائری ۲۰۱۳ء

الاسلام ڈائری ۲۰۱۳ء بہت سی خوبصورت تبدیلیوں کے ساتھ زیر ترتیب ہے۔ احباب جماعت اپنے اداروں کے اشتہارات، ضروری فون نمبر اور خصوصی تحریروں جلد ارسال فرمائیں۔

☆ فوری کرنی مفید راشاعت -/2500 روپے

☆ سنگل کرنی مفید راشاعت -/1500 روپے

☆ سنگل کرنی مفید راشاعت -/1000 روپے

نوٹ: ☆ اشتہارات کے ساتھ اس کا راشاعت آنا ضروری ہے۔ ☆ اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

رابطہ: اہل حدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

042-37720257, 0321-6487892

0300-4478611, Fax:042-37725525

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام طلبہ کنونشن

رپورٹ: محمد ابراہیم ظہیر (صوبائی سیکرٹری اطلاعات)

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی موجودہ قیادت نے اپنے اولین اجلاس میں جن اہداف کا تعین کیا تھا ان میں ایک مدارس اہل حدیث کے طلبہ سے باضابطہ جماعتی پلیٹ فارم سے رابطہ بھی تھا۔ اور الحمد للہ دیگر تمام اہداف کی طرح اس حدف کو بھی حاصل کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے 31 دسمبر 2012ء کو جامعہ محمدیہ اہل حدیث گوبرانوالہ میں پہلے اور پھر 10 مارچ 2013ء کو فیصل آباد میں جماعت کی پہچان جامعہ سلفیہ میں دوسرے ”علمی، فکری اور تربیتی طلبہ کنونشن“ سے ان مقاصد کے حصول کی طرف قدم بڑھایا گیا جن کی جماعت کو اشد ضرورت تھی۔ اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے حال ہی میں مورخہ 17 نومبر 2013ء کو لاہور کے مدارس اہل حدیث کے طلبہ سے رابطہ کو موثر بنانے کے لئے مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں تیسرے علمی، فکری اور تربیتی طلبہ کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ حسب سابق امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب، ناظم پنجاب میاں محمود عباس صاحب، ناظم مالیات مولانا بشیر احمد مدنی اور نائب امیر پنجاب مولانا قاری عزیز احمد صاحب نے لاہور کے تمام مدارس کا دورہ کیا، اساتذہ کرام اور مہتمم حضرات سے طلبہ کو کنونشن میں شرکت کی اجازت دینے کی اپیل کی جسے تمام منتظمین اور اساتذہ نے زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بعد خوشی قبول کیا۔

الحمد للہ! مورخہ 17 نومبر 2013ء کو مختلف مدارس کے طلبہ جن میں سے اکثر پہلی مرتبہ ہی مرکز اہل حدیث تشریف لائے تھے کی آمد شروع ہوئی۔ طلبہ کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ امیر پنجاب نے کرسی صدارت سنبھالی، ناظم پنجاب اور ناظم مالیات ان کے دائیں بائیں تشریف فرما ہوئے، ساتھ میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے بھی جناب ناظم اعلیٰ مرکز یہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی نیابت کرتے ہوئے اپنی سیٹ سنبھالی۔ جبکہ شیخ پرشکریہ تمام مدارس کے معزز و مکرم اساتذہ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے صوبائی ذمہ داران، (سینئر نائب ناظم اعلیٰ پنجاب حافظ عبدالرزاق، مرکزی ناظم ذیلی تنظیمات رانا خلیق خاں پروری، نائب امراء پنجاب قاری عبدالعزیز، اصغر، مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی، صوبائی ناظم تبلیغ مفتی کفایت اللہ شاکر، پیغام ٹی وی کے ڈائریکٹر حافظ محمد ندیم خلیل، ناظم دفتر مولانا بابا فاروق رحیمی بھی تشریف فرما تھے۔

تلاوت قرآن مجید سے راقم الحروف نے تیسرے طلبہ کنونشن

کا باقاعدہ آغاز کروایا تلاوت کے بعد ایک طالب علم محمد شعیب نے خوبصورت انداز میں نعت رسول ﷺ پڑھی اور اس کے بعد سلسلہ تقاریر کا آغاز ہوا۔ پروفیسر حافظ حامد رحمان نے دینی مدارس کے طلبہ کی اہمیت اور ان کی ذمہ داریوں پر خوبصورت مگر مختصر مختصر جملوں میں روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ دنیا میں غلبہ اسلام کی جدوجہد کا ہر اہل دستہ آپ دینی مدارس کے طالب علم ہیں، آپ کو احساس ہونا چاہئے کہ آپ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ آپ کو کسی احساس کسری کا شکار ہوئے بغیر اپنے دین کا طالب علم ہونے پر فخر ہونا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ کو تحریر کے میدان میں بھی کام کرنے کا شوق دلایا۔ ان کے بعد صوبائی ناظم مالیات مولانا بشیر احمد مدنی نے طلبہ میں ”تقویٰ“ پیدا کرنے کے جذبات کا احیاء کیا، انہوں نے تقویٰ کے فضائل، اس کی اہمیت اور خاص کر طلبہ کے لئے متقی ہونے کی ضرورت کو خوبصورت الفاظ کے پیرائے میں طلبہ کے دلوں میں اتارا۔ ان کے بعد صوبائی ناظم تبلیغ مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کی جماعتی خدمات کو خوبصورت الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں دعوت خطاب دی، تو جناب بٹ صاحب نے اپنے خطاب میں نہ صرف طلبہ کو ان کی تعلیم ان کے مستقبل اور جماعت کے لئے ان کی ضرورت و اہمیت سے آشنائی دلوائی بلکہ بٹ صاحب کے محور کن انداز خطابت نے مجلس کو کشت زعفران بھی بنائے رکھا، انہوں نے فرمایا کہ یہ طلبہ کنونشن میرے 20 سالہ خواب کی تعبیر ہے، آج میں بہت خوش ہوں، میری نئی نسل میرے سامنے بیٹھی ہے، یہ ہمارا مستقبل اور اثاثہ ہیں۔ ہم اس اثاثے کی حفاظت اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ صوبائی ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس نے پر جوش انداز میں طلبہ کو مخاطب ہو کر کہا کہ آپ دین اسلام کے ترجمان ہیں، آپ کا ایک ایک عمل دنیا کو اسلام کی تصویر دکھاتا ہے۔ ہمیں اپنے عمل، کردار اور اخلاق کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ اس کے ساتھ میاں صاحب نے لاہور کے طلبہ کے لئے بھی ”میں نے طلبہ کنونشن سے کیا سیکھا؟“ کے عنوان سے مقابلہ مضمون نویسی کا اعلان کیا۔ جس کے انعام یافتگان کو آئندہ طلبہ کنونشن میں انعامات سے نوازا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی نماز ظہر کے لئے وقفہ کا اعلان ہوا۔

دوسری نشست: نماز ظہر کے بعد پیغام ٹی وی کے ڈائریکٹر H.R. اور سینئر نمبر جناب پروفیسر عاصم حفیظ نے میڈیا کی اہمیت اور ٹیلی ویژن چینل کی افادیت پر خصوصی گفتگو میں جہاں

پیغام ٹی وی کا تعارف کروایا وہاں پیغام ٹی وی کے پروگرامز کی جھلک اور پیغام ٹی وی کی تیار کردہ دینی مدارس کے حوالے سے ایک خالص علمی دستاویزی فلم بھی پروجیکٹر پر دکھائی جسے طلبہ سمیت ان کے اساتذہ نے بھی انتہائی دلچسپی اور غور سے دیکھا۔ ان کے بعد مرکزی ناظم تعلیمات پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے اپنے مفکرانہ خطاب میں طلبہ کو بصیرت کی کدوہ دنیا کے فتنوں پر نظر رکھیں، اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کو سمجھیں۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ آپ کی ذمہ داریاں سب سے زیادہ ہیں، قرآن و حدیث اور اسلام کا بطور ضابطہ حیات دفاع آپ کی ذمہ داریوں میں آتا ہے، اس کے بعد جماعت کے ایڈیشنل سیکرٹری جنرل جناب رانا محمد شفیق خان پروری نے اپنے پرسوز خطاب میں جماعت کی تاریخ و خدمات، جماعت کی اہمیت پر دلنشین طریقے سے اظہار خیال کیا، انہوں نے طلبہ کنونشن کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کاوشوں میں ایک حسین اضافہ قرار دیتے ہوئے صوبائی قائدین کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

آخری خطاب سے پہلے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہونے والے دوسرے طلبہ کنونشن میں اعلان کردہ مقابلہ مضمون نویسی کے انعام یافتگان اور شرکاء میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی۔ مقابلہ مضمون نویسی میں کل 13 طلبہ نے حصہ لیا جن میں سے اول دوئم سوئم آنے والوں کو بالترتیب سات، پانچ اور تین ہزار روپے نقد انعامات کے علاوہ ہر ایک کو تقریباً 5 ہزار روپے مالیت کی کتب بھی بطور انعامات دی گئی، جبکہ باقی شرکائے مقابلہ میں تقریباً 500 روپے مالیت کی کتب پیش کی گئیں۔ انعام یافتگان میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے محمد عابد رحمت کو اول، محمد سلیم حیدر (مرکز المدعوہ ستیانہ بنگلہ) کو دوئم اور جامعہ سلفیہ فیصل آبادی کے طالب علم ابو بکر سلفی کو سوئم انعام کا حق دار ٹھہرایا گیا۔

اب امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے طلبہ سے ہمکلام ہوتے ہوئے انہیں جہاں پند و نصائح سے نوازا وہاں انہیں جماعت کی تاریخ سے آگہی کا سبق بھی دیا انہوں نے فرمایا ”اپنی تعلیم پر مکمل توجہ دیں، ہر طرح کے علوم سیکھیں اور ان علوم سے دنیا کی زندگی کو متاثر نہ کریں۔“ اسلام کو درپیش چیلنجز کو سمجھنے، مسلمانوں کی حالت زار پر غور کیا کریں۔ باہم پیٹھ کرامت مسلمہ کے مسائل اور ان کے حل کو ڈسکس کیا کریں۔“ ”مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ رہیں، یہ ہمارے اسلاف کی نشانی ہے۔ آپ کو جماعتی سرگرمیوں سے آگاہ رہنا چاہیے اور اسی طرح ہفت روزہ اہل حدیث جو جماعت کا آرگن ہے اس کا مطالعہ لازمی بنائیں۔“ امیر محترم نے راولپنڈی میں پیش آنے والے سانحہ کا

اخبار الجماعۃ

معزز ارکان کا بینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے نام

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کا بینہ کا اجلاس 8 دسمبر 2013 بروز اتوار صبح 11:00 بجے مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں زیر صدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب منعقد ہو رہا ہے۔

اجلاس حسب سابق بروقت شروع ہوگا (ان شاء اللہ)۔ لہذا آپ مقررہ وقت سے پہلے دفتر تشریف لے آئیں۔ شکریہ!

ایجنڈا

- (1) صوبائی جمعیت کی کارکردگی کی رپورٹ
- (2) تیسرے طلبہ کنونشن کا جائزہ
- (3) چوتھے طلبہ کنونشن کی تاریخ اور مقام کا تعین
- (4) ڈویژنل کانفرنسوں کے انعقاد پر مشاورت
- (5) ضلعی سطح پر علماء کنونشنز کا لائحہ عمل
- (6) صوبائی شعبوں کو مزید فعال بنانے کا طریقہ کار
- (7) تبلیغی اور تنظیمی امور
- (8) دیگر امور بااجازت صدر اجلاس

والسلام علیکم ورحمة اللہ!

میاں محمود عباس

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

0300-4473973

شکریہ

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ (یو کے) کے چیئرمین مولانا محمد ابراہیم میر پوری اور ان کے تمام معاونین کا ہم شکر یہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ذریعہ غازی خان کے سیلاب زدہ غریب اور پسماندہ علاقہ میں بواسطہ مرکز التوحید 25 غریبوں کو کھانا کھانے دیا اور ایک ٹیوب ویل مرکز التوحید میں کچھ عرصہ پہلے لگوا دیا ہے اور اب 4 نومبر 2013ء کو 32 غریبوں کو کھانا کھانے دیا ہے۔ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ یو کے کے تمام معاونین کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب، آفتاب احمد انصاری صاحب، جناب قاری محمد عظیم صاحب کے ممنون ہیں۔

قاری عبدالرحیم کلیم مرکز التوحید، ذریعہ غازی خان

0300-6787139

ہمارا عزم جواں ہے، ہمارے ساتھ چلو

24 نومبر بروز اتوار مرکز 106 راوی روڈ لاہور میں اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کا اہم اجلاس زیر صدارت قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی چیف آرگنائزر منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔ اجلاس کے شرکاء کی مشاورت سے ایک آل پاکستان طلبہ کنونشن کے انعقاد کی تاریخ 18 مئی مقرر کی گئی ہے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت A.S.F پاکستان

شان اہل بیت و شان صحابہ کرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کے زیر اہتمام شان اہل بیت و شان صحابہ کرام کانفرنس تحصیل سیالکوٹ کی مختلف مساجد میں منعقد کی جارہی ہیں۔ زیر قیادت مینیٹر پروفیسر ساجد میر، زیر اہتمام: ملک محمد ضمیر اعوان۔

23 نومبر بروز ہفتہ، جامع مسجد اہل حدیث بلائوالہ۔ مقرر: مولانا عبداللہ جانابز، قاری شفیق الرحمن علوی۔

24 نومبر بروز اتوار، جامع مسجد اہل حدیث کوٹ کوڑا، مقرر: مولانا عبداللہ جانابز۔

7 دسمبر بروز ہفتہ: جامع مسجد اہل حدیث ڈھلے والی، مقرر: مولانا محمد اکرم زاہد بھٹوی۔

8 دسمبر بروز اتوار، جامع مسجد اہل حدیث عبد اللہ دھیرا سندھ، مولانا محمد فرقان (گوہد پور)۔

14 دسمبر بروز جمعہ: جامع مسجد عتیق اہل حدیث گوہد پور، مقرر: مولانا محمد معاذ۔

16 دسمبر بروز اتوار، جامع مسجد اہل حدیث نانوالی۔ مقرر: مولانا عبدالشکور سلفی، مولانا عدیل فاروقی۔

21 دسمبر بروز ہفتہ: جامع مسجد اہل حدیث، خان نجیب شہید گڑھی گوندل۔ مقرر: مولانا قاری محمود احمد۔

22 دسمبر بروز اتوار: جامع مسجد اہل حدیث رنگ پور سرورج، مقرر: قاری ظہیر احمد۔ تمام پروگرام بعد نماز عشاء ہونگے۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

بھی تذکرہ کیا اور اس کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔

امیر پنجاب نے اس موقع پر جماعت کی تعلیمی سرگرمیوں کو مزید موثر کرنے کے لئے آل پنجاب مقابلہ مضمون نویسی کا بھی اعلان کیا۔ جس کا عنوان ہوگا ”عصر حاضر میں دینی مدارس کے طلبہ کا کردار“ 8 سے 10 صفحات پر مشتمل اس مضمون کے لئے اول انعام 25000 روپے، دوم 20000 روپے اور سوم انعام 15000 روپے دینے کا اعلان بھی کیا۔

امیر پنجاب کے خطاب کے بعد ایک کونز پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں کنونشن کے دوران ہونے والے خطابات میں سے اخذ کئے گئے سوالات طلبہ سے پوچھے گئے۔ جس جوش و خروش سے طلبہ نے ہر سوال کا جواب دیا۔ محسوس ہوتا تھا کہ ہاؤس میں موجود تمام طلبہ نے پورے انہماک اور توجہ سے سارا پروگرام سنا ہے۔ 15 سوالات پر 1500 روپے کے انعامات میاں محمود عباس صاحب نے طلبہ میں تقسیم کئے اور آخر میں ایک ”گریڈ کونٹین“ کے لیے مولانا محمد فہیم بٹ صاحب نے اعلان کیا کہ میرے ایک سوال کا جواب دینے والے طالب علم کو میں اپنی ذاتی جیب سے 500 روپے کا انعام پیش کروں گا۔ سارا ہال متوجہ ہو گیا جناب بٹ صاحب اپنے مخصوص انداز میں سوال کے لئے تشریف لائے اور پوچھا کہ ”وہ کون سا طالب علم ہے جو پڑھنا نہیں چاہتا تھا مگر اس کے والدین نے اسے زبردستی مدرسے میں بھیجا ہے“ ایک بار تو ہال میں سنا ناچھا گیا پھر ایک بچے نے جرات کر کے ہاتھ کھڑا کیا کہ میں ہوں۔ بٹ صاحب نے اس سے کہا کہ ”اب یہ وعدہ کرو کہ آئندہ دل لگا کر پڑھو گے“ تو اس نے اس بات کا بھی وعدہ کر لیا۔ سو جناب بٹ صاحب خود اس بچے کے پاس چل کر گئے اسے سینے سے لگایا اور ڈیڑھ گھنٹہ کے ساتھ ملے 500 روپے کا انعام بھی اس کی نذر کیا۔ صوبائی جمعیت کے زیر اہتمام منعقدہ اس کنونشن میں درج ذیل مدارس و جامعات کے نمائندہ طلبہ اور اساتذہ کرام نے شرکت فرمائی۔

1۔ جامعہ الداراسات الاسلامیہ، ہرنس پورہ

2۔ ابو ہریرہ شریعہ کالج، اقبال ٹاؤن۔ 3۔ جامع القدس اہل حدیث، چوک دانگراں۔ 4۔ الفیصل اسلامک سنٹر، جوہر ٹاؤن

5۔ مدرسہ تقویۃ الاسلام، بشیش محل روڈ۔ 6۔ السنۃ اسلامک سنٹر تاج پورہ۔ 7۔ دارالعلوم الحمدیہ، لاکو و رکشاپ۔ 8۔ جامعہ ابو ہریرہ، دارودھ والا۔ 9۔ جامعہ ابن تیمیہ، چوہدری پارک

10۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ، نیوگاؤن ٹاؤن۔ 11۔ مرکز ابن مسعود الاسلامی، جوہر ٹاؤن۔

یوں خوبصورت یادوں کے ساتھ ایک اور طلبہ کنونشن اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر میں تمام طلبہ اساتذہ اور احباب کو پر تکلف نظرانہ دی گئی۔

سمن آباد، فیصل آباد 0300-6658305

تشکیل سیرت کمیٹی ضلع نیلم

اراکین سیرت کمیٹی سرپرست: ڈاکٹر ظہیر الدین
 صدر: ڈاکٹر سعید الدین، نائب صدر: مطلوب الرحمن
 جنرل سیکرٹری: ماسٹر مجیب الرحمن، سیکرٹری مالیات: تنویر اقمیر
 معاون سیکرٹری: ڈاکٹر نگرہ رز، بریس سیکرٹری: شاہجہان ایڈووکیٹ

پیغام اہل حدیث کا انفرنس

بتاریخ 10 دسمبر 2013ء بروز منگل بعد نماز عشاء

جامع مسجد عبداللہ بن عمر بیروالا چک 34 صدر آباد میں
 زیر صدارت علامہ محمد ابراہیم طارق امیر تحصیل صدر آباد منعقد
 ہوگی۔ قاری محمد حنیف ربانی، مولانا محمد حسین مدنی، حافظ محمد عمران
 تبسم، حافظ محمد پونس آزاد خطابات فرمائیں گے۔

ب۔ ڈاکٹر محمد اولیس امیر مرکزی جمعیت الہادیث ببر والا صفدر آباد

ضروری اعلان

فتنہ قادانیت بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ جس کے تدارک کیلئے ایک مدلل پمفلٹ، قادانی غیر مسلم کیوں؟ کے نام سے تحریر کیا گیا ہے، ملک بھر سے شائقین حضرات رابطہ کر کے مفت منگوا سکتے ہیں۔

تحریک المجاہدین حموں و کشمیر و مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے زیرہتمام



حکومت پنجاب
پاکستان

پیغام
عظمت النبیان

شہداء کرام

محمد مصطفیٰ
محمد سلیم
محمد عظیم

چوتھی سالانہ

پروفیسر

عبد الودود

قادی

پروفیسر

عبد الرحمن

قادی

پروفیسر

عبد السلام

قادی

6 دسمبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

[illegible]

عبد الغفار
حافظ الغفور
عبد الرشيد
ملك بارک اللہ
عبد الغفور

[illegible]

0302-4936779
0313-6463477

کلمہ دار القرآن والحديث فیصل آباد کا اعزاز

الحمد لله تبارک و تعالیٰ دار القرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد
عرصہ سے دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف عمل ہے۔ مدرسہ
کے ہونہار طالب علم محمد لقمان سعید نے وفاق المدارس السلفیہ
پاکستان کے سالانہ امتحانات الثانیہ میں سے دوسری پوزیشن
حاصل کی ہے جس پر ”ادارہ اشاعۃ السنۃ“ اساتذہ اور انتظامیہ کو
مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ادارہ کو
مزید ترقی نصیب فرمائے۔ آمین!

محمد حسین سردار معاون مدیر سہ ماہی "اشاعت السنۃ" شعبہ
نشر و اشاعت کلمہ دار القرآن و الحدیث جناح کالونی فیصل آباد

رابطہ کیلئے: قاری فیاض احمد نوری مدرس المرکز الاسلامی چناب نگر

ضلع چنیوٹ 0321-6519246

تبلیغی کانفرنس

10 دسمبر بروز منگل بعد نماز ظہر تا مغرب جامع مسجد فاطمہ

بنت محمد ﷺ کھوہ کھراں تحصیل یٹڈی بھٹیاں۔

زیرِ صدارت: رائے نذر حسین تبلیغی کانفرنس منعقد ہوگی جس میں مولانا منظور احمد، قاری محمد حنیف ربانی، حافظ محمد عمران تبسم، قاری عصمت اللہ ظہیر، مولانا نعیم الرحمن شیخوپوری، مولانا محمد دین ندیم، مولانا نارائے محمد اشرف خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

ترجمی نشست

اہل حدیث یوتھ فورس ضلع چنیوٹ کے زیر اہتمام عقیدہ ختم نبوت پر ترجمی نشست مورخہ 06 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ جس میں ملک کے درج ذیل نامور علماء کرام حضرت مولانا ارشاد الحق اثری، حضرت مولانا عبد اللہ امجد چغتوی صاحب اور حضرت مولانا متین اللہ سلفی نے مختلف عنوانات پر گفتگو فرمائی۔ اس ترجمی نشست میں ضلع بھر سے علماء، خطباء اور دیگر ممداران اور احباب جماعت نے شرکت کی۔ ترجمی نشست مولانا متین اللہ سلفی صاحب کی دعا پر اختتام کو پہنچی۔

منجانب: مہر محمد طارق ڈاہر صدر A.Y.F ضلع چنیوٹ

0331-7706227

چوتھی سالانہ پیغام شہدائے اسلام کانفرنس

6 ستمبر 2013ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء، بمقام جامع مسجد محمدی الہمدیٹ سہنی وال تحصیل دیپالپور خصوصی خطاب: اشع جناب جمیل الرحمن امیر تحریک المجاہدین جنوں و کشمیر، زیر صدارت: حضرت مولانا ابراہیم خلیل امیر ضلع اوکاڑہ۔
مقررین:- حضرت مولانا منظور احمد، محمد اکبر اسد چونیال، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی و دیگر علماء کرام۔
الدعا الی الخیر:- محمداشرف مجاہد سہنی وال اوڈہ پاکستانی پل تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

شان اولیاء اللہ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس ضلع اوکاڑہ کے زیر اہتمام 25 اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء نزداری اوڈا جامع مسجد الہدیر اہل حدیث پر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مسجد الہدیر کے صدر سیٹھ منیر احمد نے کی۔ کانفرنس کا آغاز حافظ قاری نعمان یونس کی تلاوت سے ہوا۔ لقم منزل حسین نے پیش کی۔ حافظ محمد اسحاق اوکاڑوی، حافظ عبدالباسط شیخ پوری، حافظ محمد عثمان شاکر اور حافظ محمد یوسف راشد نے خطابات فرمائے۔ حاضری بھر پور تھی۔ کانفرنس کی میزبانی کے فرائض حافظ بلائ منیر، مرزا محمد اسلم، عبدالاعلیٰ نے انجام دیے۔ کانفرنس کا اختتام دو بجے شب ہوا۔ رپورٹ:- حافظ محمد عبداللہ ظہیر، اوکاڑا

”اہل حدیث“ کی توسیع اشاعت مہم

جناب محمد خاں ولد عبدالعظیم ناظم مسجد اہل حدیث (بابا جی مصاصم والی) نے تحصیل جڑانوالہ سے 35 رسالے جاری کروائے ہیں۔ ادارہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جزا اہم اللہ احسن الجزاء۔ (ادارہ)

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

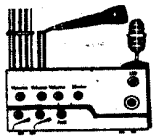
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ پیئیر پارٹس اور مرمت کا کام تملی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر مکنیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

0333-8294645

055-4237974

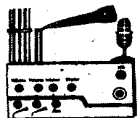
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنیشنڈ اور متعلقہ پیئیر پارٹس اور مرمت کا کام تملی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرائے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، ہارنیشنڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

منجانب:- سیکرٹری A.Y.F ضلع باجوڑ ایجنسی
● گزشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث چک ا- ٹی جنوبی
ملتان کے رہنما چوہدری بشیر احمد شاکر مختصر عیالات کے بعد رضائے
الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ
مولانا طاہر شاہ نے پڑھائی۔
دعا گو:- شفیع الرحمن جزل سیکرٹری A.Y.F چک 136 دس آر جہانیاں

اظہار تعزیت

گزشتہ روز مولانا فضل الرحمن مدنی امیر مرکزی جمعیت
الہمدیٹ خیبر پختونخواہ اور حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر A.Y.F
پاکستان کے بھائی کی وفات پر شاکر اللہ باجوڑی صدر A.Y.F
ضلع باجوڑ ایجنسی نے تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کیلئے مغفرت کی
اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

حاجی امان اللہ مجاہد کی گرفتاری اور رہائی

تفصیلات کے مطابق 10-11-13 کی درمیانی شب 20
سے زائد مسلح پولیس اہلکار چادر اور چادر یواری کا تقدس پامال
کرتے ہوئے حاجی امان اللہ کے گھر دیوار پھلانگ کر داخل
ہوئے اور ان کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور انہیں بغیر کسی مقدمہ
کے نامعلوم جگہ پر نظر بند کر دیا گیا۔ لوہٹین نے جب تھانہ میں
رابطہ کیا تو کہا گیا کہ فور شیڈول والوں کو گرفتار کروایا ہے۔ جبکہ
حاجی صاحب کو عدالت عالیہ ہائی کورٹ نے فور شیڈول ایکٹ
سے باعزت بری قرار دیا ہے۔ عدالت عالیہ کے آرڈر دکھانے
کے باوجود سیکورٹی آفیسر شیخ پورہ منظور عرف چھری نے کہا ہے کہ
ہم اس حکم کو نہیں مانتے جو کہ عدالت عالیہ کی علانیہ توہین ہے۔ دس
روزہ نظر بندی پر مرکزی جمعیت الہمدیٹ شیخ پورہ کے ذمہ داران
حکومتی اوجھے ہتھکنڈوں کی مذمت کرتے ہیں اور عدالت عالیہ
سے استدعا کرتے ہیں ہمیں مکمل قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔
منجانب: مرکزی جمعیت اہل حدیث فاروق آباد

چوہدری حظلہ طور کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل تاندلیا نوالہ کے ناظم
حظلہ طور کی والدہ محترمہ یکم نومبر بروز جمعہ المبارک قضائے الہی
سے وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صالحہ اور پابند
صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ نماز جنازہ جامع مسجد اہل حدیث کٹو
طوراں تاندلیا نوالہ میں حضرت مولانا شفیق اللہ سلفی نے پڑھائی۔
علاقہ سے کثیر تعداد جنازہ میں شریک ہوئی۔

منجانب:- جمال فرازی امیر تاندلیا نوالہ 0313-2222422

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (ماپوس ہونا گناہ ہے۔)
بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

تفسیری خطبات کے سلسلے کی دونی کتابیں

خطبات سورۃ الحجرات || خطبات سورۃ العصر

صفحات 560 قیمت:- 600 روپے صفحات 448 قیمت:- 450 روپے

حکم خطباء اور طلباء کے لیے
اجتنابی حقائق قیمت پر خطبہ ہیں

مؤلف پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

☆ مکتبہ اسلامیہ، ☆ مکتبہ قدوسیہ، ☆ نعمانی کتب خانہ، ☆ اسلامی اکادمی۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ اہل حدیث، ☆ مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

☆ والی کتاب گھر، ☆ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

معیار ہمارا افام..... خدمت کہ کئی سال

الہدیٰ ٹریول

عمرہ حج کی ادائیگی کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔
عمرہ 2014ء کی بکنگ جاری ہے
جو کہا وہ کیا..... بہترین سروس اور پکا وعدہ۔ ان شاء اللہ

محمد عبداللہ وٹو اذامین روڈ فیروز ٹاؤن ضلع شیخوپورہ 0301-7106028, 0300-4039910

تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

پیشہ عمرہ پیکیج کے ساتھ
میں شمولیت کا سنہری موقع
عمرہ گروپ

احباب جماعت کیلئے
خصوصی رعایت

روانگی ان شاء اللہ ربیع الاول بمطابق جنوری 2014ء

زیر قیادت: حافظ عبدالحمید مدنی آفس نمبر 8 فیسٹ فلور 25۔ ابراہیم سٹروحدت روڈ لاہور

(فاضل مدینہ یونیورسٹی) چیف ایگزیکٹو 0322-6662333/0302-4580611/0423-7536747

ماہر تعلیم شیخ العربیہ مولانا محمد بشیر کی دونی کتابیں پڑھیے۔

اللہ تعالیٰ نے عربی زبان کو دین اسلام اور امت مسلمہ کے تحفظ و ترقی کا ذریعہ بنایا، پھر اسلامی عربی تعلیم نظریہ پاکستان کی اساس بنی، لیکن ہماری حکومت اور دینی مدارس اس کی تعلیم و ترقی پر سنجیدہ توجہ نہیں دی تو ہمارے اساسی نظریے کو کتنا ضعف پہنچا؟ اور ہمارے کتنے ملی، سفارتی، تعلیمی اور مالی نقصانات مسلسل ہو رہے ہیں؟ دینی مدارس اور یونیورسٹیاں کتنے پسماندہ ہیں؟ ان کے طلبہ اور اساتذہ دینی، تعلیمی اور معاشی ترقی سے کیسے محروم رہتے ہیں؟ آئیے اب اپنے ناظمین اور معلمین کو جدید طرز تعلیم کی تربیت دیں اور تعلیمی نظام کو نیچے سے اوپر تک ترقی دینے کے لیے

۱۔ درس نظامی کی اصلاح اور ترقی

قیمت: ۶۰۰ روپے

پڑھیے، جو مسلم معاشرے اور ریاست میں عربی کے صحیح مقام اور صحیح طریقہ تعلیم کو واضح کرتے ہوئے ابتدائی مکاتب، مدارس اور یونیورسٹیوں میں اس کی موثر تعلیم و ترقی کا انقلابی منصوبہ پیش کرتی ہے۔

۲۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں صرف ایک عید

قیمت: ۶۰۰ روپے

جو عیدین سعیدین کے مبارک موقعوں پر امت مسلمہ کی وحدت و عظمت کے تحفظ کیلئے عالم اسلام کے عظیم علماء اور ماہرین فلکیات کے مشترکہ مشاہدات اور تحقیق پر مشتمل ہے۔ ان دونوں کتابوں کو مملکت پاکستان کا ہر مسلمان عالم اور مفکر ضرور پڑھیے۔ رعایت کے لیے رجوع کریں۔

بلاک 105، سٹریٹ 32، جی ٹاؤن ون اسلام آباد 2253733

۶۹۹۔ آپارہ مارکیٹ اسلام آباد 2875371

دارالعلم

دعویٰ انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت عطائی معالین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کے لیے دوا کے ساتھ ساتھ تدبیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خوشی بچش ہوں اور تنکے کباب روست بروسٹ وغیرہ بھی کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور چیز اہیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزل زکام کو فائدہ ہو جائے جگر کی تحریک میں بھی کھانا سوت کو دھوت دینے کے مترادف ہے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت، تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ کلکی وغیرہ کلکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا ساتھ لیتے ہو، دوا یو آر ڈاؤن ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدا نخواستہ آپ یا آپ کا جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں ان شاء اللہ شفاء کا ملو جا چلے ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوا نہیں ہے کوئی زہریلی دوا کی نہیں ہے کوئی کشتہ شدہ دوا کی نہیں ہے کوئی ایلو پیتھک دوا کی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چا چس چیک کروالیں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز کی قیمتیں درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس
1	سلسلہ البول	1000	11	امراض زنانہ	3000
2	سوزہ	1000	12	دفع المغاسل	3000
3	سوتا پا	1000	13	گھنٹیا	3000
4	رال بہنا	1500	14	نقرس	3000
5	لکنت	1500	15	عرق النساء	5000
6	دسمہ	2000	16	تشیخ و کراز	5000
7	شکریہ	2000	17	میرے مل جانا	5000
8	بول بستی	2000	18	برص	5000
9	امراض مردانہ	3000	19	رسولیاں	10000
10	پس بیل	3000	20	دبلا پن	20000
			21	ہال گرنا	3000
			22	بال سفید ہونا	3000
			23	بال چ	3000
			24	کمی خون	3000
			25	یرقان	5000
			26	اماس	5000
			27	استسقا	5000
			28	بے اولادی زنانہ	5000
			29	ہومفلیا	10000
			30	نارودی	20000

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور۔ فون 0321/0345-7545119



تکسیر

ٹرپولنر اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ستے اور معیاری

روانگی گروپ 22 دسمبر 2013ء

زیر قیادت: مولانا محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی

قریب ترین رہائش

ایئر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ

ڈومیسٹک اور انٹرنیشنل ستے ایر ٹکٹس

عموم
پیکجز

محمد نواز ڈوگر

0300-4699430

محمد زبیر عقیل

0300-8450426

فاضل مدینہ یونیورسٹی
ایم اے پنجاب یونیورسٹی

چیف ایگزیکٹو

شاور سنٹر موٹر سمن آباد ملتان روڈ لاہور 042-37525001-2



8 جنوری 2014ء
بمطابق 7 ربیع الاول

علماء کرام کی زیر نگرانی
بہترین اور رعایتی ٹیکجز کے ساتھ

عمرہ گروپ

یکے لگے جاری ہے

14 دن 21 دن اور 28 دن
کے اکانومی اور شارٹ ٹیکجز
بھی دستیاب ہیں

عمرہ کی سعادت سہولت اور بہتر راہنماء کے ساتھ

ہمارے ساتھ آپ کا عمرہ مسنون اور مطالعاتی ہوگا۔

نوٹ: ملائیشاء، سنگاپور، چائنا، دبئی اور تھائی لینڈ کے وزٹ ویزہ کیلئے تشریف لائیں

سید رفیع اللہ شیرازی
0321-8582910
0315-1512460
چیف ایگزیکٹو

مقبول ایجنٹ (ملائیشیہ لمیٹڈ)
عقاب حج و عمرہ سروسز

آفس نمبر 305، 3rd فلور، دبئی پلازہ، مری روڈ، راولپنڈی۔
فون: 0315-1512460, 051-4852012, 4840686



سعودی عرب، دبئی، مسقط اور ملائیشیاء

جانے والے ہنرمند اور غیر ہنرمند افراد کیلئے نادر موقع

سید رفیع اللہ شیرازی

لی۔آر۔او۔ اور سیز 0315-1512460

ہمارے ہاں سعودی عرب، دبئی، مسقط اور ملائیشیاء کیلئے سٹیل فلکس، شریک کارپینٹر، فنشنگ کارپینٹر
پلمبر، میسن، الیکٹریشن اور ہیوی ڈیوٹی ڈرائیور اور مختلف ڈپلومہ ہولڈرز کیلئے ورک ویزے دستیاب ہیں

سویرا انٹرنیشنل اور سیز ایمپلائمنٹ پروموترز
Lic. No MPD/2939/Rwp

Off. #. 3, Umar Farooq Plaza, 2nd Floor, Chandni Chowk, Murree Road, Rawalpindi-Pakistan.

Ph: 051-4852012, Fax: 051-4840686, E-mail: saweratravel@gmail.com

العمار ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ

عمرہ کی سعادت سہولت اور بہترین رہنما کے ساتھ

روانگی مورخہ

عمرہ گروپ

6 جنوری

2014 ع ۱۴۳۵ھ

14 دن ہوٹل رہائش، فل ٹرانسپورٹ، ڈبل عمرہ

بمعہ ریٹرن ٹکٹ، ڈائریکٹ فلائٹ کے ساتھ

(چیف ایگزیکٹو)

0320-4002046

عزیز الرحمن

0321-5004846

0300-9424846

حبیب الرحمن

زیر انتظام

العمار حج و عمرہ گروپ آرگنائزرز

گروپ میں شمولیت کے لیے فوراً رابطہ کریں

0423-7521818

0423-7503100

آفس نمبر 19-LGF ابرار بزنس سنٹر وحدت روڈ لاہور

ہماری دیگر مطبوعات

ترجمہ اہل سنت و جماعت کی ترویج کے لیے مکتبہ دارالافتاء
تالیف
امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
مجلد • عمدہ طباعت
576 صفحات

مقالات محدث کوندلوی
از قلم امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
مجلد • عمدہ طباعت
672 صفحات

نگارشات
از قلم شیخ الحدیث مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 704 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

مقالات حدیث
از قلم شیخ الحدیث مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 608 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجموعہ مسائل
از قلم شیخ الحدیث مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 704 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

دفاع سنت
تالیف شیخ الاسلام مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 174 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ایک حد کا منہج
تالیف مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 288 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

خطبات حرمین
تالیف مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 556 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

گلدستہ دروس خواتین
تالیف مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 224 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تربیت اولاد
تالیف مولانا محمد امین سلطانی
مجلد • عمدہ طباعت • 224 صفحات
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تصحیح شدہ
جدید ادیشن

حجیت حدیث پر منفرد انداز میں
لکھی گئی ایک تحقیقی کتاب

دوام حدیث

تالیف محدث العصر حضرت حافظ محمد کوندلوی
تحقیق و تعلق: حافظ ابوسعید فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجلد • عمدہ طباعت • صفحات 720 • قیمت Rs: 850

تالیف

فضیلہ شیخ مولانا محمد منیر قمر

نماز نبوی مدلل

فقه الصلوة

جلد سوم

مجلد • عمدہ طباعت • صفحات 784

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور: 0300-8661763 کتاب سرائے اردو بازار لاہور: 0321-4163595
مکتبہ سلفیہ اردو بازار لاہور: 0423-7361505 مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور: 0423-7351124
دار الفکر الاسلامی واہ کینٹ ٹیکسلا: 0321-5216287 الحرمین پبلی کیشنز کراچی: 0333-3030804
فضلی بک سنٹر کراچی 021-2629724 مکتبہ نعمانیہ گورنالہ: 0321-7475072 دارالکتب گورنالہ: 0322-4074195

ناشر: ام القری پبلی کیشنز

سیاکوٹ روڈ فٹو منسٹر گورنالہ فون 0333-8110896, 0321-6466422
hasanshahid85@hotmail.com

پرسکون حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نامہ

علاقہ بھٹیل سب سے بڑا گروپ لے جانے والا ادارہ

حج
Govt. Lic 3968
اداکر جی

بفضلہ تعالیٰ خدمت و سعادت کے کامیاب 22 سال
اکالونی۔ تھری۔ فور اور فائیو سالہ معیاری اور پُرکشش پیشک

ایئر ٹکٹ کا وسیع ترین تجربہ اور انتظام

Printed By ALHUNAIN PRINTERS 03324027740

کاروان الحدیہ
انٹرنیشنل ٹریول اینڈ ٹورز

برق آفس
میاں کمر شمس الدین رونیہ فیصل آباد | محکمہ ٹی 041-8557315
0333-6662422
0321-6662422

بالمقابل یہ بڑا ہونا سفر فاقہ آباد 056
3877266
0301 4966505
0333 4194280
0300 4236407

برق آفس
زیر سپر سٹریٹس باغیچہ علی میر باغ
(منڈی موٹر) لین ویسٹ پورٹو حکمران قصبہ
قاری فاروق اعظمی | حافظ سعید احمد
0336-4110353
0301-6414942

قرب ترین ایر کی ٹرینڈر مارش
کفرم ایر لائن طح
بہترین سروسز
سٹراپیڈ وارٹ
تمام ایر لائنز کی
سستی ترین ٹیکسٹ وری
حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں



تمام تر سہولتوں سے
مزین جنوبی پنجاب کی
منفرد اور مثالی درس گاہ

اعلان داخلہ

طلبہ و علمائے
کلیے عظیم
خوشخبری



المركز الاسلامي الحديث الجامعية السعيدية

خوشخبری وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

دوس سالہ کورس	تین سالہ کورس	ایک سالہ کورس	سات سالہ کورس
عربی لٹریچر	حفظ قرآن	تجوید قرآن	علوم اسلامیہ (مترجم)
ممتاز	ممتاز	ممتاز	ممتاز

جامعہ ہذا سے فارغ التحصیل طلباء کے اندرون و بیرون ملک درج ذیل یونیورسٹیوں میں داخلے کی کوششیں

جامعۃ الاسلامیۃ المدینۃ النبویہ جامعۃ الملک سعود الریاض جامعۃ ام القری مکہ مکرمہ جامعۃ الاسلامیۃ اسلام آباد جامعۃ الاسلامیۃ بہاولپور

- مسئلی تفسیر فریقہ و اہیت سے پاک خالص علمی حوالہ
- تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا اہتمام
- کیہنہ مشق مستند اور تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- ایئر کنڈیشنڈ کلاس روم ، کارپٹڈ ہاسٹل
- قیام و طعام اور علاج معالجہ کی مثالی سہولیات
- اچھی کارکردگی کے حامل محنتی طلبہ کیلئے گراں قدر انعامات

خصوصیات

جامعہ ہذا کے مدرسہ و خانہ سے طلبہ کی تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ کے ذریعہ دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے جامعہ کے زیر اہتمام دوبارہ شیعہ علوم اسلامیہ کا باقاعدہ اجراء کیا جا چکا ہے اور الحمد للہ کارکردگی کی بناء پر ادارہ کا جامعہ اسلامیہ مدینہ نبویہ کے ساتھ الحاق ہو چکا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلبہ جلد از جلد اپنے والد یا سرپرست کے ہمراہ رابطہ قائم کریں۔

الحمد للہ

فانیوال
پاکستان
Al Markaz Al Islami Al Hadith Al Jamiah Al Saeediah
065 - 2552317 - 0333-5176493 - 0333-5136290
Email: jamia.saeedia@hotmail.com, al.saeedia@yahoo.com

المجلس
الاسلامی
پاکستان

الدراسی الدینی
پاکستان

Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org/www.ahlehadith.com

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv: 042-37722876

المركز الاسلامي لدراسة القرآن الكريم والعلوم الشرعية

کی سالانہ دیورٹ منیجر الامتحانات شیخ الحدیث

حافظ عبد الحمید ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

قسم النہج

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على النبي الامين محمد وعلى آله وصحبه (رحمهم الله) جميعا. (بسم الله الرحمن الرحيم) (السلامة)

امسال بھی مرکز الاسلامی (الجمعة المعبرہ) خانپور کے سالانہ تعلیمی جائزہ کیلئے حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی یہ خوشگوار فریضہ ادا کرتے ہوئے دو عشرے ہونے کو ہیں اور یہ تحریر کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ہر آمد پر مرکز الاسلامی (الجمعة المعبرہ) خانپور کو ظاہری اور معنوی طور پر پہلے سے بہت بہتر پایا ہے **واللہ العزیز العزیز**

اسکی یہ تعلیمی، تربیتی اور تعمیری ترقی عزیز مکرم **حافظ مسعود عبد الرشید اظہر** رحمہ اللہ کی انتھک محنت اور کاوش کا نتیجہ ہے جو انہیں اپنے عظیم نانا **مولانا ابو الحسنات علی محمد سعیدی** رحمہ اللہ تعالیٰ اور اپنے عظیم والد **شہید اسلام ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر** رحمہ اللہ تعالیٰ سے ورثہ میں ملی ہے۔ (وہم ہم دینا دینا)

اس سال تعلیمی سال کے اختتام پر سالانہ امتحانات میں 100 کے قریب طلبہ نے جو شعبہ تحفیظ القرآن میں زیر تعلیم ہیں شرکت کی۔ طلبہ کی اکثریت بہت اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئی جو مرکز کے جو سال ریس کی نمائی بیدار مغزی اور اساتذہ کرام کی محنت شاقہ کی غماز ہے۔ اللہ رب العزت والجلال سے دعا ہے کہ اس مرکز کے قائمین جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور **اہلیان خانیوال و مضافات کو بالخصوص اور اہلیان پاکستان کو بالعموم اس مرکز کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔** (الجمعة المعبرہ) خانپور فی الواقع اس علاقے کا اعزاز بھی ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت بھی ہے۔ (وہم ہم دینا دینا)

کتبہ: حافظ عبد الحمید ازہر ۱۵/۰۸/۱۴۳۳ھ

قسم النہج

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على النبي الامين محمد وعلى آله وصحبه (رحمهم الله) جميعا. (بسم الله الرحمن الرحيم) (السلامة)

المرکز الاسلامی (الجمعة المعبرہ) خانپور جماعت الاحمدیہ ہی کا نہیں پوری امت مسلمہ کا گراں قدر سرمایہ ہے۔ اس کا ماضی شاندار اور مستقبل تابناک ہے گزشتہ کئی عشروں سے اس کے ساتھ تعلق ہے سالانہ امتحانات اور دیگر دینی اجتماعات کی مناسبت سے گاہے بگاہے حاضری کا موقع ملتا رہتا ہے۔ بحمد اللہ جب بھی آنا ہوا اسے پہلے سے بہتر اور روبہ ترقی پایا۔

طلبہ کے شعبہ تحفیظ القرآن و درس نظامی کے ساتھ ساتھ اب طالبات کیلئے شعبہ حفظ القرآن و درس نظامی ایک اہم پیش رفت ہے جس کیلئے عزیز مکرم **حافظ مسعود عبد الرشید** رحمہ اللہ داد تحمیں کے ساتھ ساتھ دعا اور مخلصانہ تعاون کے مستحق ہیں۔

طالبات جنہوں نے امتحان میں حصہ لیا اگرچہ تعداد میں کم ہیں لیکن کہا جاتا ہے **اول الفیئہ (الفطر) نہر یعنی بارش کا آغاز** چند قطروں سے ہوتا ہے لیکن پھر موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ طالبات کا شوق، لگن اور اساتذہ کی محنت قابل داد اور شاندار مستقبل کی بشارت دہندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز مکرم **حافظ مسعود عبد الرشید اظہر** رحمہ اللہ کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنا اجداد کے لگائے ہوئے پودے کو اپنے عظیم نانا **مولانا ابو الحسنات علی محمد سعیدی** رحمہ اللہ تعالیٰ اور اپنے عظیم والد **شہید اسلام ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر** رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح سینیچے کی ہمت اور توفیق دے آمین۔ (وہم ہم دینا دینا)

کتبہ: حافظ عبد الحمید ازہر ۱۵/۰۸/۱۴۳۳ھ

المركز الاسلامي لدراسة القرآن الكريم والعلوم الشرعية
Al Markaz Al Islami Al Jamia Al Saeedia Khanewal Pakistan
www.facebook.com/Almarkaz-alislami-aljamia-alsaeedia-khanewal
Email: jamia.saeedia@hotmail.com 065 - 2552317 - 0333-5176493

الجمعة المعبرہ

الجمعة المعبرہ